Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

29 رمضان 1434 ہجری قمری 8 ظہور 1392 ہش 8 اگست 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

حیا اور پاکیزگی کے متعلق اسلامی تعلیمات

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ (النور:۳۱)

ترجمہ: تو مؤمنوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہوگا۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَالۡحٰفِظِیۡنَ فُرُوۡجَہُمۡ وَالۡحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیۡنَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا وَّالذّٰکِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا۔ (الاحزاب ۳۶)

اور پوری طرح اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور پوری طرح اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش کا سامان اور بڑا انعام تیار کر رکھا ہے۔

وَمَرۡیَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ الَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَہَا فَنَفَخۡنَا فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِنَا وَصَدَّقَتۡ بِکَلِمٰتِ رَبِّہَا وَکُتُبِہٖ وَکَانَتۡ مِنَ الۡقٰنِتِیۡنَ۔ (التحریم:۱۳)

اللہ مؤمنوں کی حالت مریم کی طرح بیان کرتا ہے جو عمران کی بیٹی تھی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا اور اس نے اس کلام کی جو اس کے رب نے اس پر نازل کیا تھا تصدیق کر دی اور اس خدا کی کتابوں پر بھی ایمان لائی تھی اور اس نے فرمانبرداروں کا مقام حاصل کر لیا تھا۔

وَالَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَہَا فَنَفَخۡنَا فِیۡہَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰہَا وَابۡنَہَاۤ اٰیَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ۔ (انبیاء:۹۲)

اور وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کو اچھی طرح بچائے رکھا تو ہم نے اس میں اپنے امر میں سے کچھ پھونکا اور اُسے اور اُس کے بیٹے کو ہم نے تمام جہانوں کے لئے ایک نشان بنا دیا۔

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ۔ (المؤمنون:۶)

اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس کے اندر حیا نہیں اس کا کوئی دین نہیں اور جس کو اس دنیا میں حیا میسر نہیں آئی وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۲۵)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا ایک وہ جس کے پاس بیل کی دُموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز سے لچکتی چال چلتی ہیں لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے جتن کرتی پھرتی ہیں۔ بختی اونٹوں کی لچکدار کوہانوں کی طرح ان کے سر ہوتے ہیں، ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگی اور اس کی خوشبو تک نہ پائے گی حالانکہ اس کی خوشبو دُور کے فاصلے سے بھی آ سکتی ہے۔

(مسلم کتاب اللباس)

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شریعت کی وضاحت کرتے ہوئے بے شمار نازک اور باریک مسائل بیان فرمائے مگر حیا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ آپؐ پاکیزگی اور تقویٰ کے انتہائی مقام پر فائز تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اُمت کے باپ کی جگہ قرار دیا مگر پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیا کا بلند تقاضا یہ رہا کہ عورتوں کی بیعت لیتے وقت کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا بلکہ زبانی بیعت لی۔

عبدالرحمنؓ بن زید کا بیان ہے کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ چند تہی دست نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ ’’اے نوجوانو! جو تم میں سے عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لیے روزے ہیں کیونکہ یہ جنسی خواہش کو کم کرتے ہیں۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب النکاح صفحہ 52 حدیث 59)

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے جب اس سے حیا چھین لی جاتی ہے تو تُو اسے اس حال میں پائے گا کہ وہ ہر معاملہ میں خدا سے ناراض ہوگا اور اس کے نتیجہ میں وہ خدا کی ناراضگی کا مورد بنے گا۔ اس کے نتیجہ میں اس سے امانت کا خلق چھین لیا جائے گا اور وہ سخت خائن بن جائے گا اور جب امانت اُٹھ جائے گی تو رحمت چھین لی جائے گی اور رحمت کھینچی گئی تو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود اور ملعون قرار دیا جائے گا۔ اور بالآخر دین کا جؤا اپنی گردن سے اتار پھینکے گا۔‘‘ (ابن ماجہ کتاب الفتن باب ذھاب الامانۃ)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’محصن یا محصنہ اُس مرد یا اُس عورت کو کہا جائے گا جو حرام کاری یا اس کے مقدمات سے مجتنب رہ کر اس ناپاک بدکاری سے اپنے تئیں روکیں ۔۔۔ اس جگہ یاد رہے کہ یہ خُلق جس کا نام احصان یا عفت ہے یعنی پاکدامنی۔ یہ اسی حالت میں خلق کہلائے گا جب کہ ایسا شخص جو بدنظری یا بدکاری کی استعداد اپنے اندر رکھتا ہے یعنی قدرت نے وہ قویٰ اس کو دے رکھے ہیں جن کے ذریعہ اس جرم کا ارتکاب ہو سکتا ہے اس فعل شنیع سے اپنے تئیں بچائے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۰)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

ایڈیٹر صاحب قومی تنظیم جھارکھنڈ غور فرمائیں!

خاکسار کے سامنے اخبار قومی تنظیم بہار جھارکھنڈ کا ۱۵ مئی ۲۰۱۳ کا شمارہ موجود ہے اسکے ادارتی صفحہ نمبر ۲ پر مکرم ایم اے ظفر صاحب ایڈیٹر اخبار ’’قادیانی حضرات سے ملاقات‘‘ کے تحت لکھتے ہیں:

’’دو روز قبل چار قادیانی حضرات ناچیز سے ملنے آئے جن میں ان کے امیر بھی تھے۔ اخلاق سے ملا کہ اسلام کی تعلیم ہے۔ انہوں نے چار کتابیں بطور تحفہ دیں۔ جن میں سے دو کتابیں ’’نبیوں کا سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ از قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین صاحب اور ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ از۔ بانی قادیانیت مرزا غلام احمد صاحب پڑھ چکا ہوں۔ بشیر الدین صاحب نے سلیقے سے سیرت طیبہ کو پیش کیا ہے کہیں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ لکھنے کا انداز نیا ہے۔ جہاں تک بانئ قادیانیت کی کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کی بات ہے تو یہ نری اور کھری بکواس ہے۔ یہ کتاب مرزا صاحب نے خود کو مسیح موعود ثابت کرنے کی غرض سے لکھی ہے جس کا کوئی سر پیر نہیں ہے اکثر جگہ پر زبان بھی غلط ہے۔ کتاب پڑھنے سے ایسا لگا کہ یہ مرزا صاحب کی تصنیف نہیں بلکہ کسی اور کی ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب معمولی پڑھے لکھے آدمی تھے اور اس میں انگریزی اور فرینچ کتابوں کے حوالے ہیں جو مرزا صاحب کے بس کی بات نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ کسی اور صاحب کی کتاب ہے جو مرزا صاحب کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ قادیانی حضرات کے بارے میں میرا جو خیال تھا وہ آج بھی ہے کہ میں انہیں خارج از اسلام جانتا ہوں۔ اور ان سے میری ذرہ برابر ہمدردی نہیں ہے‘‘۔

مکرم ظفر صاحب سوچ رہا ہوں کہ بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے بارے میں آپ کی رائے پڑھ کر اناللہ وانا الیہ راجعون کے علاوہ کیا پڑھوں؟ جس مسیح و مہدی کو آقائے نامدار سرور کونین فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پہنچانے کا تاکیدی حکم فرمایا تھا اُس مسیح و مہدی کے متعلق آپ کے خیالات پڑھ کر سوائے افسوس کے اور کیا کہا جائے۔

آپ کو علم ہوگا کہ ’’مہدی‘‘ کا مطلب ہی ہے ’’ہدایت یافتہ‘‘ یعنی خدا تعالیٰ سے ہدایت پاکر بنی نوع انسان کو راہ راست پر لانا۔ مسلمانوں کی موجودہ پستی، انتشار اور آپسی اختلافات سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ ہر فرقہ و مسلک دوسرے فرقہ و مسلک کو خارج از اسلام کافر و مرتد قرار دے رہا ہے۔ ایسے نازک وقت میں جس عظیم رہنماء اور مصلح کی خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی تھی بجائے اس کے کہ آپ اُس پر ایمان لاتے۔ اُس کے دعویٰ پر صحت نیت سے غور و فکر کرتے۔ آپ نے اپنے لیے ہدایت کی راہ خود ہی بند کر دی۔

احمدیہ مسلم جماعت کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ ’’میں انہیں خارج از اسلام جانتا ہوں‘‘۔ آپ تقویٰ اور صاف دل سے غور کریں کہ آپ کو کسی مسلماں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا حق کس نے دیا؟ سرور کائنات فخر موجودات نے اسلام کی بنیاد پانچ امور پر رکھی۔ توحید۔ نماز۔ روزہ۔ زکوۃ اور حج۔ لیکن آپ ایک ایسی جماعت کو جو اسلام کے پانچوں ارکان پر دل و جان سے ایمان لاتی ہے دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ کیا آپ کو خدا تعالیٰ کا کچھ بھی خوف نہیں؟

رہی بات آپ کی علمیت کی۔ تو اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے جو عظیم الشان لٹریچر اسلام کی تائید و نصرت میں تیار فرمایا اس کا ایک زمانہ قائل اور اس کی عظمت کا معترف ہے۔ آپؑ اسلام بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کو حق و صداقت بیان کرنے والے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کا اقرار مشہور علماء دین نے کیا۔ اس فہرست میں اہل حدیث فرقہ کے مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولانا عبد الماجد دریا آبادی۔ علامہ نیاز فتح پوری وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی کا نام تو آپ نے ضرور سنا ہوگا۔ اپنی کتاب ’’احکام اسلام عقل کی نظر میں۔ بانی جماعت احمدیہ کی کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے صفحات سرقہ کر کے اپنے نام سے شائع کر دیئے اور عالم دین بن گئے۔

جہاں تک بانئ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کا تعلق ہے۔ تو اس کے متعلق آپ کی رائے کم علمی تعصب اور ہٹ دھرمی پر مبنی نظر آتی ہے۔ اس کتاب نے مذہبی دنیا میں تحقیق کا ایک نیا میدان کھول دیا ہے۔ وفات مسیح ناصری اور آپ کی کشمیر ہجرت کو دلائل قاطعہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ یہ کتاب آپ نے اپریل ۱۸۹۹ء میں تصنیف فرمائی اور اس کی عام اشاعت پہلی بار ۲۰/نومبر ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک عظیم الشان مقصد احادیث میں کسر صلیب یعنی صلیبی عقیدہ کا جس پر موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہے باطل ثابت کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر مر کر انسانوں کے لئے لعنتی بنے تا وہ انہیں شریعت کی لعنت سے آزاد کریں۔ چنانچہ پولوس لکھتا ہے:۔

’’مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔‘‘ (گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳)

اور لکھا ہے:۔

’’اگر مسیح (مُردوں سے) نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ۔‘‘

(۱۔کرنتھیوں باب ۱۵ آیت ۱۴)

پس ضروری تھا کہ مسیح موعود جس کا عظیم الشان کام کسر صلیب قرار دیا گیا تھا۔ وہ اس صلیبی فتنہ کو پاش پاش کرتا۔ اور اس صلیبی عقیدہ کا جو مسئلہ کفارہ کی بنیاد ہے یا بالفاظ دیگر عیسائیت کی جان ہے۔ دلائل و براہین سے باطل ہونا ثابت کرتا۔ اس مسئلہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگرچہ اپنی دوسری تالیفات میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اس کتاب میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے۔ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

’’اس کتاب کا اصل مدعا مسلمانوں اور عیسائیوں کی اس غلطی کی اصلاح ہے جو ان کے بعض اعتقادات میں دخل پا گئی ہے۔...... کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ چلے گئے ہیں .... اور کسی وقت آخری زمانہ میں پھر زمین پر نازل ہوں گے اور ان دونوں فریق یعنی اہلِ اسلام اور مسیحیوں کے بیان میں فرق صرف اتنا ہے کہ عیسائی تو اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان دی اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر مع جسم عنصری چڑھ گئے اور اپنے باپ کے دائیں ہاتھ جا بیٹھے اور پھر آخری زمانہ میں دنیا کی عدالت کے لئے زمین پر آئیں گے............ تب ہر ایک آدمی جس نے اس کو یا اس کی ماں کو بھی خدا کر کے نہیں مانا پکڑا جائے گا اور جہنّم میں ڈالا جائے گا جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ مگر مسلمانوں کے مذکورہ بالا فرقے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ صلیب پر مرے بلکہ اس وقت جبکہ یہودیوں نے ان کو مصلوب کرنے کے لئے گرفتار کیا۔ خدا کا فرشتہ ان کو مع جسم عنصری آسمان پر لے گیا اور اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں...... وہ آخری زمانہ میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے منارہ کے قریب یا کسی اور جگہ اُتریں گے............ اور بجز ایسے شخص کے جو بلا توقف مسلمان ہو جائے اور کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۶،۵)

اور فرماتے ہیں:۔

’’اس کتاب کو میں اس مراد سے لکھتا ہوں کہ تا واقعات صحیحہ اور نہایت کامِل اور ثابت شدہ تاریخی شہادتوں اور غیر قوموں کی قدیم تحریروں سے ان غلط اور خطرناک خیالات کو دُور کروں جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے اکثر فرقوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پہلی اور آخری زندگی کی نسبت پھیلے ہوئے ہیں۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۳)

اور فرماتے ہیں:۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مارچ ۲۰۱۲ میں فرماتے ہیں:۔

’’ہر احمدی کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ہماری سچائی دوسروں پر تب ظاہر ہوگی جب ہر معاملے میں ہمارے سے سچائی کا اظہار ہوگا۔ اگر ہمارے ذاتی معاملات میں اپنے مفادات میں ہمارے رویّے خود غرضانہ ہو جائیں تو بیعت میں آنے کے بعد جو عملی اصلاح کا عہد ہے، اُس کو ہم پورا کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ قرآنِ کریم تو کہتا ہے کہ اگر تمہیں سچائی اور انصاف کے لئے اپنے خلاف یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ لیکن عملاً ہمارے طریق اور عمل اس سے مختلف ہوں تو ہم کیا انقلاب لائیں گے۔ میں اکثر انصاف کے قیام کے لئے غیروں کو قرآنِ کریم کے اس حکم کا بھی حوالہ دیتا ہوں اور دعویٰ کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی صحیح اسلامی تعلیم پر چلنے والی ہے۔ لیکن اگر کسی غیر کے تجربے میں احمدی کے عمل اس سے مختلف ہیں تو اس پر اس بات کا کیا اثر ہو گا؟ ایسے احمدی احمدیت کی تبلیغ کے راستے میں روک ہیں۔ پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے محاسبے کی ضرورت ہے۔‘‘

خطبہ جمعہ

اصل مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں مسلمان ہے۔ وہ مسلمان ہے جو اعلان کرے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتا ہوں اور ایمان لاتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی مانتا ہوں، خاتم الانبیاء یقین کرتا ہوں۔ اور اس تعریف کے مطابق احمدی مسلمان ہیں اور عملاً بھی اور اعتقاداً بھی دوسروں سے بڑھ کر مسلمان ہیں۔

اس اعلان کے بعد ہمیں زبردستی غیر مسلم بنا کر کچھ بھی ظلم یہ آئینی مسلمان ہم پر کریں یا وہ مسلمان جو آئین کی رو سے مسلمان ہیں، ہم پر کریں، یا حکومتیں اور اُن کے وزراء کی اشیر باد پر ان کے کارندے ہم پر کریں، یہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں گنہگار بن رہے ہیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب لا رہے ہیں۔ ان کی یہ حرکتیں یقیناً ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے والی ہونی چاہئیں۔

اگر کوئی حکومت یا وزیر یا اُن کے چیلے احمدیوں پر ظلم کریں گے تو دنیا میں اپنی حکومت کو اور ملک کو بدنام کریں گے۔ ملک کی بدنامی سے ہر احمدی کا دل خون ہوتا ہے۔ کیونکہ اس ملک کی خاطر ہم نے بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ یہاں مذہب کے نام پر خون کر کے یہ لوگ نہ صرف ملک کو بدنام کر رہے ہیں بلکہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اور اسلام جو امن، صلح، بھائی چارے اور محبت کا مذہب ہے اُسے بھی بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اسلام کا غلط تاثر دینے والوں کے تاثرات کو زائل کر رہے ہیں اور یہ ہمارا کام ہے کہ اسلام کی خوبصورتی کو دنیا میں دکھائیں اس لئے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کرتے چلے جائیں گے۔

ہر احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آیا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا تابع فرمان ہے۔ مسلمان بھی یقیناً ہے اور پکّا مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا بھی ہے۔ اُس کے مسلمان ہونے پر کسی اسمبلی یا سیاسی حکومت کی مہر کی ضرورت نہیں ہے۔

مکرم چوہدری حامد سمیع صاحب آف کراچی کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 جون 2013ء بمطابق 14 احسان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 5 جولائی 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرۃ: 112-113)

ان آیات کا ترجمہ ہے: اور وہ کہتے ہیں کہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا سوائے اُن کے جو یہودی یا عیسائی ہوں۔ یہ محض اُن کی خواہشات ہیں۔ تو کہہ کہ اپنی کوئی مضبوط دلیل تو لاؤ، اگر تم سچے ہو۔ نہیں نہیں۔ سچ یہ ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے سپرد کر دے اور احسان کرنے والا ہو تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے اور اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

گزشتہ دنوں مجھے کسی نے لکھا کہ پاکستان میں جو نئی حکومت بنی ہے، یہ بھی حسبِ سابق احمدیوں کے ساتھ وہی کچھ کرے گی جیسے پہلے بھی یہ لوگ کرتے رہے ہیں۔ اور ایک وزیر کا نام لیا کہ وہ تو پہلے بھی احمدیوں کے ساتھ اچھا نہیں رہا۔ اب پھر ایسے حالات ہو جائیں گے۔

لکھنے والے نے اس پر اپنی بڑی فکر کا اظہار کیا ہوا تھا۔ یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے کیا ہوتا ہے، لیکن چاہے یہ حکومت ہو یا کوئی اور حکومت ہو جب پاکستان میں ایک قانون احمدیوں کے خلاف ایسا بنا ہوا ہے جس میں ظلم کے علاوہ کچھ نہیں تو پھر اس قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی فکر کرنی ہے تو وہ پاکستان میں احمدیوں کے لئے ہمیشہ کی اور مستقل فکر ہی ہے۔ اور پاکستانی احمدیوں کو خود بھی اس لحاظ سے دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اگر تو ہم نے دنیاوی حکومتوں سے کچھ لینا ہے تو بیشک یہ سوچ رکھیں اور فکر کریں۔ لیکن اگر ہمارا تمام تر انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے اور یقیناً خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے تو پھر اس قسم کی فکر ضرورت نہیں۔ یا اس قسم کی امید کی ضرورت نہیں کہ فلاں آئے گا تو ہمارے حالات بہتر ہو جائیں گے اور فلاں آئے گا تو حالات خراب ہو جائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، اگر ہمارا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے تو پھر اس قسم کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان دنیاوی حکومتوں نے تو دنیا کے لحاظ سے جو چاہنا ہے کرنا ہے۔ اور ماضی میں جب سے احمدیوں کے خلاف اسمبلی میں یہ قانون پاس ہوا ہے، گزشتہ تقریباً اڑتیس سال سے یہ کر رہے ہیں۔ بلکہ اس سے پہلے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے یہ مخالفت ہے۔ اُس وقت سے بھی اگر حکومت کے لیول پر نہیں تو حکومتی کارندے کچھ نہ کچھ مخالفین کے ساتھ شامل ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف یا بعض احمدیوں کے خلاف منصوبے بناتے رہے ہیں۔

بہرحال چاہے ایک نظریہ رکھنے والی حکومت ہو یا دوسرا، اپنے زعم میں تو انہوں نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ہوا ہے۔ اور یہی ایک وجہ ہے مخالفت کی، یہی ایک وجہ ہے مُلّاں کو کھلی چھوٹ دیئے جانے کی۔ اور جو بھی حکومت آئے وہ ظلموں کی انتہا بھی ایک طرح سے ہر حکومت میں ہو رہی ہے بلکہ بڑھ رہی ہے۔

پس ہمیں نہ تو ان دنیاوی حکومتوں سے کسی بھلائی کی امید ہے اور نہ رکھنی چاہئے اور نہ ہمیں دائرہ اسلام

میں شامل ہونے کے لئے یا مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے۔ اصل مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں مسلمان ہے۔ وہ مسلمان ہے جو اعلان کرے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتا ہوں اور ایمان لاتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی مانتا ہوں، خاتم الانبیاء یقین کرتا ہوں۔ اور اس تعریف کے مطابق احمدی مسلمان ہیں اور عملاً بھی اور اعتقاداً بھی دوسروں سے بڑھ کر مسلمان ہیں۔

پس اس اعلان کے بعد ہمیں زبردستی غیر مسلم بنا کر کچھ بھی ظلم یہ آئینی مسلمان ہم پر کریں یا وہ مسلمان جو آئین کی رو سے مسلمان ہیں، ہم پر کریں، یا حکومتیں اور اُن کے وزراء کی اشیر باد پر ان کے کارندے ہم پر کریں، یہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں گنہگار بن رہے ہیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب لا رہے ہیں۔ ان کی یہ حرکتیں یقیناً ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے والی ہونی چاہئیں۔ ہر احمدی کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ قرب اور اس قرب میں مزید بڑھنا یہی الٰہی جماعتوں کا شیوہ ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ یہاں ابھی میں نے آئینی مسلمان کہا تو جن کو اس بات کا پوری طرح پتہ نہیں اُن کے علم کے لئے بتا دوں کہ پاکستان کا آئین یہ کہتا ہے کہ احمدی آئینی اور قانونی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہیں۔ یہ بھی ایک عجیب المیہ ہے بلکہ مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک جمہوری سیاسی اسمبلی اور جمہوری سیاسی اسمبلی کا دعویٰ کرنے والی اسمبلی اور حکومت مذہب کے بارے میں فیصلہ کر رہی ہے۔

بہرحال اس حوالے سے 1974ء میں جو قانون پاس کیا گیا تھا اس کے بعد پھر فوجی آمر نے اس قانون میں مزید سختیاں پیدا کیں۔ اس وقت مَیں اُن کی تفصیلات میں تو نہیں جاؤں گا۔ بہرحال اس آئینی فیصلے کے مطابق احمدی تو آئین اور قانون کی نظر میں غیر مسلم ہیں۔ باوجود اس کے کہ دنیا میں اسلام کی صحیح تصویر احمدی ہی پیش کر رہے ہیں۔ اور غیر احمدی پاکستانی شہری آئین اور قانون کی رُو سے مسلمان ہیں باوجود اس کے کہ اسلام کی غلط تصویر ان میں سے بعض گروہ یا اکثر گروہ پیش کر رہے ہیں، اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

مجھ سے اکثر دنیا والے پوچھتے ہیں اور اس دورہ میں جو میرا امریکہ اور کینیڈا کا ہوا ہے، مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اس میں بھی ہر جگہ پریس نے یہ پوچھا کہ تم جو اسلام پیش کرتے ہو ٹھیک ہے بہت اچھا ہے لیکن مسلمان اکثریت تو تمہیں مسلمان نہیں سمجھتی اور اُن کے عمل جو سامنے آ رہے ہیں یہ تو اس سے بالکل الٹ ہیں جو تم کہتے ہو۔ ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی تم کرتے ہو کہ احمدی دنیا میں صحیح اسلامی انقلاب لائیں گے۔ یہ کس طرح ہوگا؟ بہرحال اُن کو تو مَیں یہی بتاتا ہوں کہ یہ ''ہوگا'' والی بات نہیں بلکہ ہو رہا ہے۔ اور لاکھوں سعید فطرت مسلمان اس حقیقی اسلام کو سمجھ کر ہر سال اسلام میں، احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں، اس حقیقی اسلام میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُس وقت تک یہ کام کرتے چلے جائیں گے جب تک دنیا کو یہ نہ منوا لیں کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امن کے وہ پیغامبر ہیں جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اور آپؐ کے جھنڈے تلے ہی دنیا کی نجات ہے۔ باقی مَیں اُن کو یہ بھی کہتا ہوں کہ کسی کے مذہب کا فیصلہ کرنا یا کسی مذہب کا ماننے والا یا نہ ماننے والا سمجھنا کسی دوسرے شخص کا کام نہیں ہے بلکہ ہر انسان اپنے مذہب کا فیصلہ خود کرتا ہے۔ بعض شدت پسند حکومتیں یا مُلّاں ہمیں مسلمان سمجھیں یا نہ سمجھیں اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں مسلمان ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے وہ سب مسلمان ہیں اور اُن سے بہتر مسلمان ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا۔ اور یہی ہر احمدی جو ہے، سمجھتا ہے۔ اس قسم کی حرکتیں کر کے یہ لوگ احمدیت کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہاں اگر کوئی حکومت یا وزیر یا اُن کے چیلے احمدیوں پر ظلم کریں گے تو دنیا میں اپنی حکومت کو اور ملک کو بدنام کریں گے۔ جو بھی حکومت آتی ہے اس حکومت کے بدنام ہونے سے ہمیں فرق نہیں پڑتا۔ گو ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے شرمندگی بہرحال ہوتی ہے۔ لیکن ملک کی بدنامی سے ہر احمدی کا دل خون ہوتا ہے۔ کیونکہ اس ملک کی خاطر ہم نے بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ یہاں مذہب کے نام پر خون کر کے یہ لوگ نہ صرف ملک کو بدنام کر رہے ہیں بلکہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اور اسلام جو امن، صلح، بھائی چارے اور محبت کا مذہب ہے اُسے بھی بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ دشمنوں سے بھی حسنِ سلوک کرو۔ جہاں انصاف کا سوال آئے، انصاف بہر حال مقدم ہے۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ (المائدۃ:9) یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا تقویٰ اختیار کرو۔ پس یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ مخالفین اسلام جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں ہم قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم بتا کر اور یہ باتیں کہہ کر ان کا منہ بند کرواتے ہیں کہ حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک حقیقی مسلمان بے انصافی اور ظلم کی باتیں کرے۔ لیکن مسئلہ یہاں یہ ہے کہ جن لوگوں کے پیچھے قوم چل رہی ہے اُن میں تقویٰ تو ویسے ہی نہیں ہے۔ اور جب تقویٰ ہی نہیں تو پھر اُن سے ظلم اور بے انصافی کی توقع ہی کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ تو اُن سے کچھ اور توقع نہیں ہو سکتی۔

ابھی دو دن پہلے یوکے (UK) جماعت کے سو سال پورے ہونے پر یہاں پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک فنکشن تھا جس میں بیالیس پارلیمینٹیرین (Parliamentarian) شامل ہوئے، جن میں سے ڈپٹی پرائم منسٹر صاحب بھی آئے ہوئے تھے اور چھ وزراء بھی آئے ہوئے تھے اور بیس دوسرے ڈپلومیٹ اور دوسرا پڑھا لکھا ہوا طبقہ تھا۔ تو اُن کے سامنے بھی مَیں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی روشنی میں یہ بتایا کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ تو سب کا یہی کہنا تھا کہ تمہارے ایڈریس تو ہمیشہ کی طرح یہی ہوتے ہیں اور جماعت احمدیہ امن اور صلح کی باتیں کرتی ہے لیکن دوسرے مسلمان گروپ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے بہرحال ہمیں پریشانی ہے۔ بعض یہ سیاستدان لوگ جو ہیں، کھل کر اظہار کر دیتے ہیں، بعض سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے ڈر ڈر کر بات کرتے ہیں۔ لیکن بہرحال جب میں قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے حوالے سے بات کرتا ہوں تو یہ بہرحال اُن کو پتہ چل جاتا ہے کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ بعض اتنے متاثر ہوتے ہیں، کل پرسوں کی بات ہے، ایک ملک کے سفیر مجھے کہنے لگے کہ تمہارا ہر ہر لفظ جو تھا، جو تم quote کر رہے تھے قرآن اور اُسوہ کے حوالے سے، میرے دل کے اندر جا رہا تھا۔ وہ عیسائی ہیں، اُن سے تھوڑی سی بے تکلفی بھی ہے۔ کیونکہ وہ فنکشن میں اکثر آتے ہیں، اُنہیں مَیں نے کہا کہ یہ صرف آپ کے دل میں بٹھانے کے لئے نہیں بلکہ اس پیغام کو اپنے حلقے میں بھی پھیلائیں۔ تو کہنے لگے یہ تو مَیں کرتا ہوں اور اب آئندہ بھی کروں گا۔ تو غیروں کے دلوں میں تو اثر ہوتا ہے لیکن پتھر دل مولوی ایسے ہیں جو اس پیغام کو سن کر اور ہمارے منہ سے سن کر اُن کے دل مزید پتھر ہوتے چلے جاتے ہیں۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اسلام کا غلط تاثر دینے والوں کے تاثرات کو زائل کر رہے ہیں اور یہ ہمارا کام ہے کہ اسلام کی خوبصورتی کو دنیا میں دکھائیں، اس لئے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کرتے چلے جائیں گے۔ لیکن پھر بھی مسلمان ممالک کے سیاستدان اور بعض پڑھے لکھے لوگ مُلّاں کے پیچھے چل کر احمدیوں پر اسلام کے نام پر ظلم کرتے ہیں۔ اور یہ ان کا کام ہے۔ بہرحال جس طرح ہم اپنا کام کرتے چلے جائیں گے انہوں نے بھی اپنا کام کرتے رہنا ہے اور اس بات سے ہمیں کوئی ایسی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا، ہمیں تو ان سے نہ کوئی امید ہے اور نہ ہم ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اگر یہ انصاف سے حکومت چلائیں گے اور ظلم کو روکیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر اُس کے اجر کے مستحق ٹھہریں گے۔ ہمارا خدا تو ہمارے ساتھ ہے۔ وہ تو ہمیں تسلی دلانے والا ہے اور دلاتا ہے اور حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں ان کے منصوبے تو بڑے خطرناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اپنے وعدے کے مطابق نوازے گا، انشاء اللہ۔ لیکن ظلم کرنے والوں کی پکڑ کے سامان بھی ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

پس ہمیں کسی دنیاوی حکومت کی طرف دیکھنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اُس کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے، اُس کے حکموں پر چلنے کی ضرورت ہے۔ باقی رہا یہ کہ مذہب کے ٹھیکیداروں کا یہ اعلان کہ جو ہمارے کہنے کے مطابق نہیں کرتا اور ہمارے پیچھے نہیں چلتا، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دھتکارا ہوا ہے اور جہنمی ہے۔ اس لئے اپنے لوگوں کو یہ کھلی چھٹی دیتے ہیں کہ جو چاہے ان لوگوں سے کرو۔ تم جو چاہے احمدیوں سے کرو، تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اور یہی کچھ عملاً ہو بھی رہا ہے کہ حکومت جو قانون کی بالا دستی کا دعویٰ کرتی ہے احمدیوں پر ظلموں پر نہ صرف یہ کہ کچھ نہیں کرتی بلکہ اُلٹا ظالم کا ساتھ دیتی ہے۔

ابھی دو دن پہلے ہی ایک احمدی کو کراچی میں شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک کو جہلم میں بھی مارنے کی غرض سے حملہ کیا گیا۔ وہ شدید زخمی ہوئے، ہسپتال میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صحت و سلامتی سے شفا عطا فرمائے۔ اور بیچارے جو بعض غیر از جماعت احمدیوں کے دوست ہیں وہ بھی اُس ظلم کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ یہ کراچی میں جو واقعہ ہوا شہادت کا، ان کے ساتھ کار میں بیٹھے ہوئے ان کے دو غیر از جماعت دوست تھے وہ بھی شدید زخمی ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صحت دے۔ ہسپتال میں داخل ہیں، ان میں سے ایک کی تو کریٹیکل (Critical) حالت ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پہلے

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

مذہب کے ٹھیکیداروں کا بھی یہی حال تھا، وہ بھی یہی کچھ کہتے رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ اعلان کرتا ہے کہ جو بھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کا تابع بنادے اور احسان کرنے والا ہو، تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے۔ یہ دوسرے دوست جو زخمی ہوئے ہیں، ایک تو کراچی میں ہوئے ہیں، دوسرے سرائے عالمگیر جہلم کے ہیں۔ ان کی حالت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔ تو بہر حال یہ جو مَیں کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جو بھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کا تابع بنادے اور احسان کرنے والا ہو تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے۔ جنت اور جہنم میں جانے کا سرٹیفکیٹ کسی مذہب یا مذہب کے نام پر خون کرنے والوں نے نہیں دینا، یا کسی دوسرے شخص نے نہیں دینا، کسی اسمبلی نے نہیں دینا۔ پس اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ اعلان فرماتا ہے کہ جو نیک عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرے، زمانہ کے امام کی بیعت میں آئے اور اس لئے آئے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا حکم ہے تو پھر نہ ایسے شخص کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے، نہ غمگین ہونے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اُس کی تعلیم کے مطابق کیا گیا ہر عمل اُسے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا۔

پس ہر احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آیا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا تابع فرمان ہے۔ مسلمان بھی یقیناً ہے اور پکّا مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا بھی ہے۔ اُس کے مسلمان ہونے پر کسی اسمبلی یا سیاسی حکومت کی مہر کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مسلمان ہے جو ان آیات کے مطابق جو مَیں نے تلاوت کی ہیں یہ اعلان کرے کہ مَیں مسلمان ہوں۔ فرمایا کہ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ۔ جو کوئی بھی اپنی تمام تر توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر کر اس کا اعلان کر دے کہ میں مسلمان ہوں تو یہی لوگ مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ کوئی دوسرا یہ اعلان کرے کہ تم مسلمان ہو یا نہیں ہو، بلکہ ہر فرد اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا تابع بنا کر پھر اعلان کرے کہ مَیں اپنی مرضی سے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ داری خدا تعالیٰ نے مجھ پر ڈالی ہے اُسے اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ اور پھر دعویٰ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَهُوَ مُحۡسِنٌ۔ وہ احسان کرنے والا ہو۔ وہ تمام اعمال احسن طریق پر بجالائے جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ یہ ذمہ داری ہے جو اُٹھانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اور ہر اُس برائی سے بچے جس سے رکنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اگر یہ حالت ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پھر ایسے شخص پر پڑے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ایسے ہو تو تم میں کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہونا چاہئے۔ نیک اعمال پچھلے گناہوں سے بھی مغفرت کے سامان کر رہے ہوں گے اور نیک اعمال کا تسلسل اور باقاعدگی، برائیوں سے بچنا اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا، آئندہ کی غلطیوں سے بھی ایک مومن کو بچا رہے ہوں گے۔ خوف اور غم سے دُور رکھنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ:

’’واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔‘‘ اسلام یہ ہے۔ یہ چار چیزیں ہیں کہ کسی چیز کی قیمت پیشگی کے طور پر دی جائے، کسی کو اپنا کام سپرد کیا جائے، صلح کے لئے کوشش کی جائے اور ہر قسم کے جھگڑے والی باتوں کو چھوڑ دیا جائے اور فرمایا کہ ’’اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اِس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰى مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ۔ (البقرۃ:113) یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔‘‘ فرمایا ’’اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو در حقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً لِلّٰہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوّت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 58-57)

پس یہ وہ مقام ہے جو ہمیں اعتقادی اور عملی طور پر حاصل کرنا ہے۔ اگر ہماری اپنی اصلاح ہے، اگر ہم اپنے ایمان میں مضبوط ہیں، اگر ہم اپنے اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہیں کہ یہ خدا کی رضا کے مطابق ہیں یا نہیں اور اُنہیں خدا کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں، دعاؤں پر زور دے رہے ہیں تو پھر دنیاداروں کے دنیاوی قانون یا قانون کی آڑ میں ظلم ہمیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے یا ظاہری طور پر شاید دنیاوی لحاظ سے نقصان پہنچا دیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ہم مقبول ہوں گے۔

قرآنِ کریم نے ان ظلم کرنے والوں کی مثالیں دے کر پہلے ہی ہمارے دلوں کو مضبوط فرما دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں میں ساحر تھے یا بن کے جو آئے تھے اور پھر قائل ہو گئے، انہوں نے یہی جواب دیا تھا کہ فَاقۡضِ مَاۤ اَنۡتَ قَاضٍ۔ (طٰہٰ: 73) کہ پس تیرا جو زور لگتا ہے لگا لے۔ اِنَّمَا تَقۡضِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا۔ (طٰہٰ: 73)۔ تو صرف اس دنیا کی زندگی کے بارے میں فیصلہ کر سکتا ہے اسے ختم کر سکتا ہے۔ پس اگر کوئی بھی حکومت ظلم کرنا چاہتی ہے تو اُن کے سامنے مومنوں کا انجام بھی ہے اور فرعونوں کا انجام بھی ہے۔ آخری فتح ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مومنوں کی ہی ہوتی ہے اور یہاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہو گی۔

پس ہم نے تو اس ایمان کا مظاہرہ کرنا ہے جو دنیا والوں سے خوف کھانے والا نہ ہو بلکہ اگر کوئی خوف اور غم ہو تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو کس طرح حاصل کرنا ہے، اُس کے قرب کو کس طرح حاصل کرنا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان اور مسلمان ہونے کی اعلان کرنے والے اور نیک اعمال بجالانے والوں کے جس معیار کا ذکر فرمایا ہے، وہ سورۃ نساء کی اس آیت میں ہے کہ وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا ۔ (النساء:126) اور دین میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اپنی تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کر دے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو اور اُس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی ہو۔ اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنا لیا تھا۔ پس ابراہیم کی ملّت کی پیروی کی ضرورت ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا دوست بننا ہے۔ ملّت کے مختلف معنی ہیں۔ ایک معنی طریق اور راستے کے بھی ہیں۔ اس کے معنی مذہب کے بھی ہیں۔ (اقرب الموارد زیر مادہ ’’ملل‘‘) اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وَاِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِىۡ وَفّٰىۤ (النجم:38)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اُس کے لئے صدق دکھایا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اُس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وَاِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِىۡ وَفّٰىۤ (النجم:38)۔ ابراہیمؑ وہ ابراہیمؑ ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذّتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلّت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔......‘‘ فرمایا ’’جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا اور اُس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔‘‘ فرمایا ’’......اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے۔ اور عمل دُکھ سے آتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا کے لئے دُکھ اُٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اُس کو دُکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 703۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا ’’اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو، کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 457۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہی خصوصیات تھیں، ابراہیم کی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اُس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی وظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اُس کی راہ میں وقف ہو جاوے۔ اور جو امانتیں اُس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی مُعطی حقیقی کو واپس دی جائیں۔ اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اُس کی حقیقتِ کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔ یعنی شخص مدعی اسلام‘‘ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہے ’’یہ بات ثابت کر دیوے کہ اُس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اُس کی عقل اور اُس کا فہم اور اُس کا غضب اور اُس کا رحم اور اُس کا حلم اور اُس کا علم اور اُس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں، اور اُس کی عزت اور اُس کا مال، اور اُس کا آرام اور سرور، اور جو کچھ اُس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے، یہاں تک کہ اُس کی نیّات اور اُس کے دل کے خطرات‘‘ دل کے خطرات بہت ہوتے ہیں۔ فرمایا ’’نیّات اور

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

اُس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اُس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اُس کا ہے وہ اُس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے۔ اور تمام اعضاء اور قُویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 60-59)

یعنی اب اعضاء بھی اللہ تعالیٰ کے ہو گئے ہیں۔

پس یہ ہے وہ مقام جو ہر احمدی کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جب یہ مقام ہم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی حقیقی مسلمان ہونے کا اعلان کر سکتے ہیں، تبھی ہم خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے والے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ بحیثیت جماعت، جماعت کی کثرت اس مقام کو حاصل کرنے والی ہو۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والی ہو۔ ہم حقیقت میں اسلامی رنگ میں رنگین ہونے والے ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اُن لوگوں میں شمار ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ۔ (النحل:90) کہ فرمانبرداری کے لئے خالص ہو کر اسلام کے احکامات پر عمل کرنے والوں کے لئے بشارت ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ملتی ہے تو دشمن کی بیخ کنی اور خاتمہ کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم میں سے اکثریت کی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو جائے، بلکہ ہر ایک احمدی کی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا ہو اور جلد ہم مخالفین کے انجام کو بھی دیکھنے والے ہوں۔

اس کے بعد اب مَیں، جیسا کہ مَیں نے کہا، کراچی میں ایک شہید کئے گئے ہیں، اُن کے کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔ انشاء اللہ نمازِ جمعہ کے بعد اُن کا جنازہ غائب بھی ہو گا۔ اُن کا نام مکرم چوہدری حامد سمیع صاحب تھا۔ چوہدری عبدالسمیع خادم صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ گلشن اقبال کراچی میں ہی رہتے تھے۔ 11 / جون کو ان کی شہادت ہوئی ہے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ ان کے دادا مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کا تعلق گورداسپور انڈیا سے تھا۔ اسی طرح آپ کی دادی سردار بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی چوہدری محمد اسماعیل صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ ان کے دادا چوہدری عبدالرحیم صاحب نے 1924ء میں بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد انہیں اپنے والدین کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ مخالفت کوئی آج سے نہیں ہے، یہ ہمیشہ سے ہے۔ یہاں تک کہ اُن کے والد اس طرح اِن کے دادا کو سزا دیا کرتے تھے کہ اُن کی ہتھیلیوں پر چارپائی کے پائے رکھ کے باندھ دیا کرتے تھے اور خود چارپائی پر سو جایا کرتے تھے۔ اور اس طرح آپ کے دادا ساری رات اسی حالت میں بندھے رہتے تھے۔ ان کی وجہ سے ان کی ہتھیلیوں میں نشان بھی پڑ گئے تھے۔ آخر 1929ء میں پھر یہ لاہور آ گئے اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ اور حامد سمیع صاحب کی پیدائش بھی لاہور میں ہوئی۔ تعلیمی لحاظ سے یہ چارٹڈ اکاؤنٹنٹ تھے اور ان کے والد بھی چارٹڈ اکاؤنٹنٹ تھے اور ان کی اپنی چارٹڈ اکاؤنٹینسی کی فرم تھی، وہ چلایا کرتے تھے۔ ان کی عمر شہادت کے وقت اڑتالیس سال کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

یہ عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد تقریباً ساڑھے چھ بجے اپنی فرم سے جو جناح روڈ کراچی میں تھی کار کے ذریعہ سے جا رہے تھے اور غیر از جماعت دوست بھی ان کے ساتھ گاڑی میں سوار تھے۔ کہتے ہیں یہ اپنے دفتر سے کچھ آگے نکلے ہیں تو نامعلوم حملہ آوروں نے جو کہ موٹر سائیکلوں پر سوار تھے ان پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی اور زخموں کی نوعیت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ حملہ آور دو موٹر سائیکلوں پر سوار تھے اور گاڑی کے دونوں طرف سے انہوں نے حملہ کیا تھا۔ کم و بیش چھ گولیاں آپ کے ماتھے پر لگی تھیں اور پھر کمر پر، چہرے پر، جس سے آپ موقع پر شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اور دو دوست بھی جیسا کہ مَیں نے کہا زخمی ہیں اور ایک کی حالت کافی تشویشناک ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اُن پر بھی۔ بہر حال یہ لگتا ہے کہ وہ جو دو دوست زخمی تھے، اُن کو براہِ راست گولیاں نہیں لگیں بلکہ ان سے گولیاں گزر کر اُن کو جا کے لگتی رہی ہیں۔ یہ شہید مرحوم اپنے حلقے کے سیکرٹری مال بھی تھے۔ اس کے علاوہ پہلے خدام الاحمدیہ اور اب انصار کے شعبہ مال میں بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ بڑے خوش طبع تھے، ہمدرد تھے۔ با اخلاق انسان تھے اور ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ انتہائی خیال اور محبت کرنے والے شخص تھے۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ بھی، بچوں کے ساتھ بھی، دوسروں کے ساتھ بھی انتہائی شفقت کا سلوک کرنے والے تھے۔ ان کے صدر صاحب حلقہ کہتے ہیں کہ شہید مرحوم انتہائی اطاعت گزار طبیعت کے مالک تھے۔ کہتے ہیں کہ خاکسار نے مئی میں تحریک کی کہ مئی میں ہی چندے کی ادائیگی مکمل ہو جائے تو انہوں نے فوراً اپنی ادائیگی کر دی بلکہ کچھ زیادہ دے دیا اور گیارہ جون کو شہادت سے ایک دن قبل موصیان کی میٹنگ کا انعقاد کیا اور بڑے پُر اثر انداز میں وصایا اور چندوں کے نظام کی اہمیت بیان کی۔ اچھے بولنے والے بھی تھے۔ انٹرن شپ کے لئے احمدیوں کی کافی مدد کیا کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ صبا حامد صاحبہ اور دو بیٹیاں ہیں، عروسہ حامد چودہ سال کی، بارعہ حامد سات سال کی۔ اور بیٹا راسخ احمد نو سال کا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ہر موقع پر خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ ان کے باقی بھائی اور بہنیں وغیرہ پاکستان سے باہر ہی مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

❁❁❁

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شموگہ کرناٹک: ۲۳ جون ۲۰۱۳ کو جماعت احمدیہ شیموگہ کرناٹک میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد دو نعتیں ایک ترانہ اور چار تقاریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر ہوئیں۔ (طاہر احمد نایک۔ مربی سلسلہ شموگہ کرناٹک)

جلسہ یوم خلافت

ماہ مئی میں بھارت کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کئے گئے۔

گھرائے (ہریانہ) حصار، لاڈور، ہانسی، سمود پور، کھدڑ، بھاٹلہ، حسن گڑھ۔ چڑک (پنجاب) زیرہ، ملاں والا، محروں، گھمیارہ، راما منڈی، صافو والا، سنگھپورہ (ہریانہ) بائی متھرا (یوپی) نہرہ، مودھا، ولی پور سرکل آگرہ۔ باری پورہ (کشمیر) سمن (ہریانہ)

عطیہ خون

ڈائمنڈ ہاربر: ۱۶ جون ۲۰۱۳ مجلس خدام الاحمدیہ کے پلاٹینم جوبلی کے حوالے سے جماعت احمدیہ سرکل ڈائمنڈ ہاربر اور ڈائمنڈ ہاربر محکمہ ہسپتال کے تعاون سے ڈائمنڈ ہاربر مشن ہاؤس میں عطیہ خون کیمپ کا اہتمام کیا گیا الحمد للہ۔ یہ پہلا موقع تھا جب ڈائمنڈ ہاربر سرکل میں جماعتی طور پر کسی عطیہ خون کیمپ کا اہتمام کیا گیا۔ الحمد للہ کہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ اس سے پہلے کیمپ کے لیے لیف لیٹس شائع کر کے لوگوں میں تقسیم کیے گئے۔ شہر کی مختلف جگہوں پر فلیکس اور بینرز چسپاں کیے گئے۔ مقامی کلبوں کو بھی انسانیت کی اس عظیم خدمت میں شریک ہونے کیلئے خطوط کے ذریعہ دعوت دی گئی۔ اس کیمپ میں ۶۰ افراد عطیہ خون کیلئے کیمپ میں شامل ہوئے جن میں سے ۴۷ مرد و خواتین نے اپنا خون دیا۔ اللہ تعالیٰ انسانیت کی خاطر کی گئی اس خدمت کو قبول فرمائے اور حصہ لینے والوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ (شیخ محمد علی، زونل امیر کولکاتہ زون بنگال)

بریٹہ مانسہ: ۲ جون ۲۰۱۳ مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے ایک عطیہ خون کا کیمپ لگایا گیا جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کیمپ میں ۳۵ یونٹ خون جمع کیا گیا۔ ۲۰ خدام کے علاوہ پولیس تھانہ بڑا کے ملازمین نے بھی عطیہ خون میں دلچسپی دکھائی۔ اس موقع پر ایک مختصر سا اجلاس منعقد ہوا جس میں عطیہ خون کا مقصد اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا گیا۔ (بشیر خان۔ زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ موگا)

بک اسٹال

انڈیمان: ITF گراؤنڈ۔ ۵ جنوری ۲۰۱۳ تا ۱۵ جنوری ۲۰۱۳ احمدیہ مسجد انڈیمان کے وسیع و عریض صحن میں ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ اس میں کتب اور لٹریچر کے علاوہ ایم ٹی اے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ صبح تقریباً ۹ بجے سے رات ۱۰ بجے تک لوگوں کی آمد و رفت جاری رہی۔ سارا دن ایم ٹی اے کے پروگرام جاری رہے اور خصوصاً شام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بنگالی پروگرام اور مکرم برہان احمد ظفر صاحب کی تقاریر نے سٹال کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس موقعہ پر ایک سعید روح کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو احمدیت میں ثبات قدم عطا فرمائے۔ اس بک اسٹال میں کثیر تعداد میں خدام اطفال اور انصار و ناصرات نے بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ (شیخ محمد زکریا۔ پورٹ بلیر)

مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک کا زونل اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک کا زونل اجتماع منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریب محترم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد عہد مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال دہرایا گیا۔ بعدہ محترم طاہر احمد اماپوری صاحب اور خاکسار نے خطاب کیا۔ دُعا کے بعد افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر خدام واطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی جانب سے ۱۰ ہسپتالوں میں مریضوں میں پھل تقسیم کیے گئے اور فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس سے ۱۵۰ مریضوں نے استفادہ کیا۔ اس اجتماع میں کل ۲۵ مجالس کی نمائندگی میں ۵۰۰ خدام و اطفال شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(مصور احمد دنڈوتی، قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر)

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS — SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2013ء

❁...ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس آخری زمانہ میں مسلمانوں کو مذہبی جنگ لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اسلام کی امن وسلامتی کی تعلیم پیش کی جائے اور ہم ہر جگہ، ہر فورم پر یہ امن کی تعلیم پیش کر رہے ہیں۔

❁...احمدی مسلمان پُرامن شہری ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں اور ہم وہی کرتے ہیں جو کہتے ہیں۔

❁...پہلے ان عرب حکومتوں کو جو ہٹائی گئی ہیں مغربی طاقتیں ہی سپورٹ (support) کرتی تھیں اور اب عرب ممالک کی ان تحریکات میں مغربی طاقتیں باغیوں کی حمایت کر رہی ہیں۔ اس کے پیچھے کیا نظریات اور سوچ ہے مجھے اس کا علم نہیں۔ یہ تمام تحریکیں حقیقت میں مسلمانوں کے جذبات کو ابھار کر اپنے مفادات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور یہ سب اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اگر آپ ان ممالک کی کوئی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہمسایہ ممالک کے ذریعہ ہو اور پھر ہمسایہ ممالک وہاں امن اور حقیقی جمہوریت کے قیام کے لئے کوششیں کریں اور مدد کریں۔

❁...اگر آپ نہیں تو آپ کی نسل احمدیت قبول کرے گی۔ ہم نے تو ہمّت نہیں ہارنی، مسلسل پیغام پہنچانا ہے۔ ہم آپ کے یا آپ کی اولادوں کے دل ضرور جیتیں گے اور ایک دن ہم ساری دنیا کے دل ضرور جیت لیں گے انشاء اللہ العزیز۔

(اخبار "Los Angeles Times" کے نمائندہ کو حضور انور ایدہ اللہ کا انٹرویو)

❁...مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ لوگ ایسے پروگرام بنائیں اور ایسے اقدام کریں جس سے امن عالم قائم ہو اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم سے بچایا جاسکے۔ اس وقت جو سیاسی حالات ہیں اگر کنٹرول نہ کئے گئے تو تیسری جنگ عظیم شروع ہوسکتی ہے۔

❁...اسلام یہ کہتا ہے کہ جنگ کے دوران معصوم لوگوں کو نہ مارا جائے۔ عورتوں، بوڑھوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے۔ لیکن یہاں ڈرون حملوں میں یہ سب معصوم لوگ مارے جارہے ہیں اور مغربی ممالک اپنے ان حملوں کے ذریعہ ان لوگوں کو بلا امتیاز قتل کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے مغربی ممالک کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔

("Wall Street Journal" کی نمائندہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو)

❁...مارمن چرچ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات۔ ❁...انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ ❁...سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ نشست

❁... تقریب آمین ❁...عُشّاقانِ خلافت کی دُور دُور سے آمد ❁...Los Angeles Times میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت

(لاس اینجلیز امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی مختصر رپورٹ)

قسط: دوم

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

8/مئی بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

اخبار "Los Angeles Times" کے نمائندہ کو انٹرویو

آج پروگرام کے مطابق West Coast کے سب سے بڑے اخبار "Los Angeles Times" کا ایک جرنلسٹ Carrol J Williams حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لینے کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد ملینز میں ہے۔

انٹرویو کا انتظام ''بیت الحمید'' کی لائبریری میں کیا گیا تھا۔ نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور انٹرویو کا آغاز ہوا۔

❁... نمائندہ نے یہ سوال کیا کہ آپ اسلام کے پُرامن پیغام کو کیسے پھیلا سکتے ہیں جب کہ بعض مسلمانوں کے تشدّد اور دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے اسلام کا بہت بُرا تأثر پیدا ہوا ہے۔ آپ اس تأثر کو دور کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: حقیقی اسلام امن کا پیغام دیتا ہے۔ لفظ اسلام کے معنی ہی ''امن و سلامتی'' کے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس آخری زمانہ میں امام مہدی اور مسیح نے آنا تھا جس نے صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ ساری دنیا کو اسلام کی سچّی اور صحیح تعلیمات سے منوّر کرنا تھا۔ اسلام کی امن وآشتی اور صلح کی تعلیم سے آگاہ کرنا تھا۔ چنانچہ اس آخری زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور امام مہدی اور مسیح موعود تشریف لائے اور آپ نے پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی سچّی اور خوبصورت تعلیم تمام مذاہب تک پہنچائی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں جنگیں کیوں لڑی گئیں۔ تو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمانوں نے حملہ میں پہل نہیں کی تھی۔ مسلمانوں پر مظالم کئے گئے تو ان کو محض دفاعی جنگ لڑنا پڑی اور وہ جنگیں صرف اس لئے لڑی گئیں کیونکہ مسلمانوں کو جواب دینے کے لئے تلوار اٹھانے پر مجبور کیا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: اب ایسی کوئی مذہبی جنگ مسلمانوں کے خلاف نہیں ہے۔ اب اگر کوئی جماعت یا گروہ مذہب کے نام پر جنگ کی تعلیم دیتا ہے تو وہ ہمارے نزدیک غلطی پر ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس آخری زمانہ میں مسلمانوں کو مذہبی جنگ لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اسلام کی امن وسلامتی کی تعلیم پیش کی جائے اور ہم ہر جگہ، ہر فورم پر یہ امن کی تعلیم پیش کر رہے ہیں۔ ابتدائی مسلمان اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے یہی تعلیم پیش کرتے رہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کے مخالفین اور خود اِن مسلمانوں نے جنہوں نے حقیقی اسلام پر عمل نہیں کیا، انہوں نے اسلام کو بدنام کیا ہے اور اسلام کو بدنام کرنے والے نظریات ان مسلمانوں کی وجہ سے پھیلے ہیں جو ہم سے اتفاق نہیں رکھتے کیونکہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے۔

حضور انور نے فرمایا: گزشتہ سالوں میں ہم نے "Muslims For Life" کے نام سے کمپین چلائی اور پہلی بار دس ہزار یونٹ خون کا عطیہ ہسپتالوں کو دیا۔ ہم نے یہ کمپین اس لئے چلائی تا کہ غلط فہمیاں دور ہوں۔ صرف امن کے پیغام کی خاطر، بنی نوع انسان سے محبت کی خاطر ہم نے ایسا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ احمدی مسلمان پُرامن شہری ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں اور ہم وہی کرتے ہیں جو کہتے ہیں۔

❁... نمائندہ کے اس سوال پر کہ کیا آپ مذہب اور سیاست میں علیحدگی کے قائل ہیں۔ اگر عرب ممالک میں جاری تحریکات ''اسلامی حکومت'' قائم کرنے کی کوشش نہ کریں تو کیا اسلام کا تأثر بہتر ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پہلے ان عرب حکومتوں کو جو ہٹائی گئی ہیں مغربی طاقتیں ہی سپورٹ (support) کرتی تھیں اور اب عرب ممالک کی ان تحریکات میں مغربی طاقتیں باغیوں کی حمایت کر رہی ہیں۔ اس کے پیچھے کیا نظریات اور سوچ ہے مجھے اس کا علم نہیں۔ لیکن مَیں کئی بار بڑے زور سے کہہ چکا ہوں کہ ان تحریکوں کے ذریعہ مغربی طاقتیں اسلام اور عربوں کو کنٹرول کرنا چاہتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ مصر میں کیا دیکھ رہے ہیں۔ تحریک کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا؟ خیال تھا کہ لوگ صدر حسنی مبارک کے خلاف ہیں کیونکہ وہ عوام کو اُن کے حقوق نہیں دے رہا۔ لیکن تحریک کا کیا نتیجہ نکلا؟ کیا اب حقوق دیئے جارہے ہیں؟ اسی طرح لیبیا میں دیکھیں کوئی حکومت نہیں ہے۔ ہر قبیلہ کی اپنی حکومت ہے اور سارے ملک کا امن وسکون تباہ ہے۔ لیبیا کے وزیر دفاع نے وزیر اعظم کو متنبہ کیا ہے کہ اگر کچھ نہ کیا گیا تو خطرناک نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تمام تحریکیں حقیقت میں

مسلمانوں کے جذبات کو ابھار کر اپنے مفادات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور یہ سب اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اگر جمہوریت کی خواہش ہے تو پھر اس غیر یقینی صورتحال کو ختم کرنے کے لئے حقیقت میں جمہوری حکومت قائم کرنا ہوگی۔

❁... نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا یہ تحریکیں حقیقی جمہوریت قائم کرنے کے حق میں ہیں یا اسلامی حکومتیں قائم کرنا چاہتی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: سعودی عرب اور چند ایک ممالک جہاں بادشاہت ورثہ میں ملی ہے ان کے علاوہ اکثر مسلم ممالک میں نیم جمہوری نظام قائم ہے۔ اگر مغربی طاقتیں امن قائم کرنا چاہتی ہیں تو جمہوری حکومتوں کے قیام میں ان کی مدد کریں۔

❁... نمائندہ نے سوال کیا کہ وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ان پر اندرونی معاملات میں مداخلت کا الزام لگ سکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: حال ہی میں اسرائیل کے صدر نے ان ممالک میں اقوام متحدہ کی افواج تعینات کرنے کی تجویز پیش کی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اقوام متحدہ کی افواج میں روسی فوجی شامل نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں یہ ہدایت موجود ہے کہ اگر کوئی ملک حق پر نہ ہو، ظلم کر رہا ہے اور اپنی عوام کو ان کے حقوق نہ دے رہا ہو تو اس کو ظلم سے روکنے کے لئے جو ہمسایہ ممالک ہیں وہ کھڑے ہوں اور اس کو مجبور کریں کہ ظلم بند کرے اور امن قائم کرے۔ تو اگر آپ ان ممالک کی کوئی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہمسایہ ممالک کے ذریعہ ہو اور پھر ہمسایہ ممالک وہاں امن اور حقیقی جمہوریت کے قیام کے لئے کوششیں کریں اور مدد کریں۔

❁... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ شام (Syria) میں لڑائی ختم کرنے کے لئے کیا تجویز پیش کرتے ہیں جب کہ لڑائی بڑھتی جا رہی ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: سیریا کی حکومت علویوں کی رہی ہے۔ حکومت سنّی لوگوں کو اچھی طرح ڈیل نہیں کرتی۔ اگر چہ سنّیوں کے پاس حکومت میں بعض عہدے رہے ہیں لیکن پھر بھی یہ خیال ہے کہ ان سے اچھا سلوک نہیں ہو رہا۔ اب لوگ کہنے لگ گئے ہیں کہ اگر چہ شروع میں باغیوں کی تحریک نے سنّیوں اور علویوں میں اختلاف سے جنم لیا۔ لیکن اب کئی گروہ جن کے آپس میں مفادات ہیں اس تحریک میں شامل ہو گئے ہیں۔ اب یہ سنّیوں کی حق تلفی کا مسئلہ نہیں رہا، مغربی ملکوں کے مفادات کا مسئلہ ہے۔ ان لوگوں میں یقیناً تشدّد پسند عناصر بھی شامل ہیں۔ خود باغیوں میں اختلافات ہیں اور وہ مختلف مطالبات کر رہے ہیں۔ اگر چہ یہ تحریک حکومت کے مظالم کی وجہ سے شروع ہوئی لیکن اب دونوں فریق بددیانت ہیں۔ اب کوئی نہ کوئی منصفانہ حَل مستقل امن کا نکالنا ہوگا۔

❁... نمائندہ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہمسایہ ممالک پُرامن قائم کرنے کی کیا ذمّہ داری ہے۔ روس امن کی کوشش کو دوبارہ شروع کرنے کی پلاننگ (planning) کر رہا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اب دنیا گلوبل ویلج (Global Village) بن رہی ہے۔ ہر ایک دوسرے کے حالات سے متأثر ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے دو بڑی طاقتیں تھیں جس کی وجہ سے ایک بیلنس قائم تھا۔ اب روس شامی حکومت کی مدد کر رہا ہے اور دوسری طرف مغربی طاقتیں باغیوں کی مدد کر رہی ہیں۔ خود روس اور دوسرے ممالک کے مفاد میں ہے کہ کوئی حَل اس مسئلہ کا نکلے اور امن قائم ہو۔ اگر یہ مسئلہ حَل نہ ہوا تو ایک جنگ کی صورت اختیار کر سکتا ہے جو کہ تمام دنیا کو لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ اب جو بھی بڑی طاقتیں ہیں یہ محسوس کرنے لگی ہیں کہ کوئی نہ کوئی پُرامن اور قابل قبول حَل اس مسئلہ کا نکلنا چاہیے۔

❁... نمائندہ نے یہ سوال کیا کہ اپنی جماعت کے پاکستان میں مسلمانوں کے ساتھ اختلاف کے بارہ میں بتائیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں پہلے بھی اختصار کے ساتھ بیان کر چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آخری زمانہ میں ایک شخص مبعوث ہوگا جو اسلام کا احیاءِ نو کرے گا اور اسلام کی جو سچّی اور حقیقی تعلیمات ہیں ان کو پیش کرے گا۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان (انڈیا) میں اس پیشگوئی کے مطابق مبعوث ہو چکے ہیں اور آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنے والے کو نبی کا نام دیا۔ ہمارے عقیدے کے مطابق وہ نبی ہے اور ایسا نبی ہے جو کسی نئی شریعت کے ساتھ نہیں آیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر ہی ہے اور اسی شریعت کے تابع ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے مسلمان (غیر احمدی) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا کیونکہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ان کی خاتم النبیین کی تعریف کے مطابق کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ جب کہ ہم کہتے ہیں کہ غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے۔ ہمارے مخالفین اس مسئلہ کو اچھالتے ہیں اور ایسے قوانین بنائے گئے ہیں جن کی رُو سے ہم قانون اور آئین کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں۔ جنرل ضیاء الحق نے بھی بعد میں بڑے سخت قوانین بنائے اور قوانین کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ یہ مخالفت صرف پاکستان میں ہی نہیں جہاں لاکھوں کی تعداد میں احمدی آباد ہیں بلکہ بعض دوسرے مسلمان ممالک میں بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستانی مُلّاؤں کو یہ خوف ہے کہ اگر احمدیوں کو تبلیغ اور اسلام پر عمل کرنے کی اجازت دی جائے تو احمدی دوسرے مسلمانوں کو اپنی تبلیغ اور اپنے عمل سے متأثر کر کے احمدی بنالیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں تک مخالفت کا تعلق ہے ہندوستان میں مسلمانوں کی طرف سے بھی مخالفت ہے۔ سعودی عرب، لیبیا، مصر، انڈونیشیا اور دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مخالفت ہے۔ بس ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے۔ جب کہ غیر احمدی مسلمان کہتے ہیں کہ کوئی نبی بھی نہیں آ سکتا ہے۔ یہ بات ان کے لئے بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے جس کو اچھال کر وہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں اور انہیں احمدیوں کے خلاف ابھارتے ہیں۔

❁... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمانوں کا جو ایکشن (action) ہے اور طرز عمل ہے وہ اسلام کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس ظلم کے باوجود ہم ہر سال بڑھ رہے ہیں۔ افریقہ اور دوسرے ممالک میں لاکھوں مسلمان ہر سال احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی احمدیوں پر مظالم کئے جا رہے ہیں۔ احمدی شہید کئے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہاں بھی لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

❁... اس سوال کے جواب میں کہ احمدیت کہاں سب سے زیادہ مضبوط ہے؟

حضور انور نے فرمایا: مغربی افریقہ کے ممالک میں احمدیوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ انفرادی ممالک میں، پاکستان میں احمدیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوا کرتی تھی لیکن اب مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں احمدی کافی بڑی تعداد میں ہیں جہاں وہ پاکستانی احمدیوں سے بھی زیادہ تعداد میں ہیں۔

❁... نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا آپ کی جماعت ملک مالی (Mali) میں ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہاں ہم مالی میں بھی موجود ہیں اور وہاں چھ ریڈیو اسٹیشن کے ذریعہ ہماری تبلیغ جاری ہے اور ہمارا پیغام پھیل رہا ہے۔ وہاں بھی دوسرے مسلمانوں کی طرف سے ہماری مخالفت ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم وہاں بڑھ رہے ہیں۔ اگر کوئی اسلام کا پُرامن پیغام پھیلانے کا دعویٰ کرتا ہے اور لوگوں کے دل جیتنے کا عزم رکھتا ہے تو پھر یہی اسلام کا پُرامن پیغام ہے جو ہم پھیلا رہے ہیں۔

❁... نمائندہ نے سوال کیا کہ آپ کا یہ پیغام پھیل کیوں نہیں رہا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا پیغام تو پھیل رہا ہے اگر موجودہ نسلیں اس کو قبول نہیں کریں گی تو آئندہ نسلیں قبول کریں گی۔

حضور انور نے جرنلسٹ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اگر آپ نہیں تو آپ کی نسل احمدیت قبول کرے گی۔ ہم نے تو ہمّت نہیں ہارنی، مسلسل پیغام پہنچانا ہے۔ ہم آپ کے یا آپ کی اولادوں کے دل ضرور جیتیں گے اور ایک دن ہم ساری دنیا کے دل ضرور جیت لیں گے انشاء اللہ العزیز۔

❁... نمائندہ نے سوال کیا کہ یہ کیوں ضروری ہے کہ آپ کے مقاصد پورے ہوں؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جہاں بھی تضادات اور غیر تسلّی بخش حالات موجود ہیں وہاں اس خلا کو پُر کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اسلام کی صحیح اور سچّی تعلیم ان کے سامنے آئے گی تو وہ ضرور قبول کریں گے۔

❁... نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا امریکہ میں غیر مسلموں کو اسلام کے بارے میں آگاہ کرنا ایک بڑا چیلنج ہے جہاں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: ہم کسی بھی مذہب کو غلط نہیں کہتے۔ ہر مذہب خدا کی طرف سے تھا۔ تمام انبیاء خدا کی طرف سے آئے اور سچّی تعلیمات لے کر آئے۔ ہم تمام نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ وہ سب خدا کی طرف سے تھے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات بدل گئیں۔ جس طرح مسلمانوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا، اس کی تعلیمات کو چھوڑ دیا اور تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا، سچّی تعلیمات بھول گئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم کہتے ہیں کہ اگر لوگ اپنے اپنے مذہب کی سچی تعلیمات پر عمل کریں تو وہ ضرور بالآخر اسلام کی تعلیم کو قبول کر لیں گے۔

❁... نمائندہ کے اس سوال کے جواب میں کہ امریکہ میں عوام مسلمانوں کے دہشگردی کے واقعات کی وجہ سے اسلام سے متنفرّ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان وساوس اور غلط فہمیوں کو دُور کرنے کے لئے کچھ وقت لگے گا۔ ممکن ہے کہ موجودہ نسل اسلام کو قبول نہ کرے لیکن اگلی نسل ضرور کرے گی۔ لوگ عموماً مذہب سے بیزار اور لاتعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ خدا پر یقین نہیں رکھتے اور دہریہ ہو چکے ہیں۔ مذہب کے بارہ میں ان کے خیالات مختلف ہیں۔ لیکن یہ لوگ واپس آئیں گے اور مذہب کی طرف رجوع کریں گے اور اس وقت ہم اس خلا کو پُر کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ جب بھی مذہب کی طرف آئیں گے تو انشاء اللہ اسلام کی سچی تعلیمات کی طرف آئیں گے۔

اس انٹرویو کے آخر پر نمائندہ جرنلسٹ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ یہ انٹرویو سوا دس بجے تک جاری رہا۔

"Wall Street Journal" کی
جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو

امریکہ میں شائع ہونے والے سب سے بڑے اخبار "Wall Street Journal" کی جرنلسٹ Tamara Audi بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے پہنچ چکی تھیں۔ سوا دس بجے یہ دوسرا انٹرویو شروع ہوا۔

❁... جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کیلیفورنیا آپ کو کیسا لگا؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ جگہ جہاں میں رہ رہا ہوں اور جو حصّہ میں نے دیکھا ہے وہ اچھا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ’’لاس اینجلیز‘‘ کا یہ میرا پہلا وزٹ ہے۔

❁... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ یہاں پر کیا کرنا چاہتے ہیں اور کس مقصد کے لئے آئے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں ہماری کمیونٹی ہے اور ہمارے بہت سے افراد اپنے وسائل کے لحاظ سے لندن یا ایسٹ کوسٹ تک نہیں جا سکتے۔ مَیں عام طور پر یہاں اپنے افراد جماعت سے ملنا چاہتا ہوں اور میرا آنے کا مقصد اپنے افراد جماعت سے ملنا اور ان کے مسائل معلوم کرنا اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کوشش کرنا اور ان کی رہنمائی کرنا ہے۔

❁... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ اس وقت کیلیفورنیا کیوں تشریف لائے ہیں؟ کیا آپ کی کمیونٹی بڑھ رہی ہے یا کوئی مخصوص مسائل سے دوچار ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: تمام دنیا ہماری ہے۔ کچھ دنوں میں ہم وینکوور (Vancouver) کینیڈا میں پہلی مسجد کا افتتاح کریں گے۔ میں وہاں کچھ دنوں میں جا رہا ہوں تو میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں لاس اینجلیز سے ہوتا ہوا Vancouver جاؤں اور یہاں اپنے ممبرز سے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ملوں۔

...جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ کو اپنے ممبران سے مل کر کیا معلوم ہوا، ان کو کن مسائل کا سامنا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: متفرق ذاتی مسائل ہیں جو مَیں یہاں بیان نہیں کر سکتا۔

...جرنلسٹ نے سوال کیا کوئی خاص رجحان یا کوئی خاص موضوع؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں تک ان کے دینی رجحانات کا تعلق ہے مَیں فیملیوں سے ملتا ہوں۔ ان سے باتیں کرتا ہوں۔ بچوں کے چہرے دیکھتا ہوں۔ ان کی باتوں اور چہروں سے اندازہ لگاتا ہوں کہ کن مضامین پر اہمیت کی ضرورت ہے تو میں ان مضامین کو اپنے خطابات میں موضوع بناتا ہوں۔

...جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ آجکل سوسائٹی میں ایک بڑا مسئلہ نوجوان تارکین وطن کا ہے۔ یہ نوجوان اس سوسائٹی میں ضم نہیں ہو پاتے۔ یہی صورتحال بوسٹن (Boston) میں پیش آئی۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہ تارکین وطن جو مسلمان ممالک سے آتے ہیں یہاں آکر بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن آپ اس قسم کا نقشہ احمدیوں میں نہیں پائیں گے۔

...اس سوال پر کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ احمدی یہاں اس لئے آتے ہیں کہ ان کو اپنے ممالک میں حقوق نہیں ملتے اور ان کو اذیّت دی جاتی ہے اور جب وہ یہاں آتے ہیں تو ان کو یہاں شہریت کے حقوق دیئے جاتے ہیں۔ مَیں ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بحیثیت شہری یہاں کی شہریت کے تقاضے پورے کریں۔

سوسائٹی میں انضمام کا کیا مطلب ہے۔ انضمام سے مراد یہاں آکر شراب پینا یا حرام چیزوں کا استعمال وغیرہ اسلام کے خلاف ہیں لیکن شہریت کے تقاضے یہ ہیں کہ ایک شہری اپنے ملک میں قانون کا پاسبان ہو۔ اس کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کرے اور وہ اپنے ملک کا وفادار ہو اور معاشرہ کا حصّہ بنے۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے جرمنی میں اس موضوع پر وہاں ملٹری ہیڈ کواٹر میں ایڈریس کیا تھا کہ اگر اس ملک میں آنے والے مسلمان افراد ملک کی آرمی میں ہیں تو جنگ کی صورت میں خواہ وہ کسی مسلمان فوج کے ساتھ ہو رہی ہو، یہ لوگ اپنے ملک کی وفاداری دکھاتے ہوئے اور ان کی فوج کا حصّہ ہوتے ہوئے اس جنگ میں حصّہ لیں گے۔ پس جو باہر سے آکر یہاں کی شہریت حاصل کرتے ہیں تو ایک شہری کے لئے ضروری ہے کہ ملک کو اپنی سروس مہیّا کرے، خدمت کرے اور ملک کی ترقی کے لئے کام کرے۔

حضور انور نے شریعہ لاء (Sharia Law) کے حوالہ سے فرمایا: جب یہاں Democracy ہے اور لوگوں کو ان کے حقوق مل رہے ہیں تو پھر شریعہ لاء (Sharia Law) کا نعرہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ اس قانون کی کیا ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: تمام احمدی قانون کے پابند ہیں اور ملکی قوانین کا احترام کرتے ہیں اور میرے نظریہ کے مطابق یہ معاشرہ میں انضمام ہے۔

...جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ لوگ کیوں انضمام نہیں کرتے۔ آپ کا کیا نظریہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: کہ اس بات کا آپ کو علم ہوگا یا قانون نافذ کرنے والوں کو علم ہوگا۔ مجھے صرف احمدی افراد سے تعلق ہے۔ احمدی افراد کے لحاظ سے ہم یہ قدم اٹھاتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی دوسرے شہریوں کا حق ادا نہیں کرتا تو ہم اس کو سزا دیتے ہیں اور اس کا اخراج کر دیتے ہیں۔

...جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا احمدیوں کے لئے دنیا میں پرسی کیوشن (Persecution) بڑھ رہی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کے بعض حصّوں میں یہ پرسی کیوشن بڑھ رہی ہے مثلاً پاکستان ہے کیونکہ وہاں کوئی باقاعدہ حکومت نہیں ہے۔ دوسرے جہاں بھی مُلّاں طاقتور ہے وہاں پولیس بے یار و مددگار ہے۔ پاکستان میں جماعت پر مظالم اس لئے بھی بڑھ رہے ہیں کہ انہوں نے ہمارے خلاف قانون نافذ کیا ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں بھی ہماری مخالفت بہت زیادہ ہے۔ وہاں بھی کوئی اس قسم کا قانون پاس کیا جا رہا ہے۔ بعض غیر مسلم ممالک میں بھی مخالفت ہے مثلاً انڈیا میں ہے۔ لیکن ان ملکوں کے قوانین ان کو روک دیتے ہیں۔

...حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم مُلّاں کا ساتھ دیں گے تو ہم جیت جائیں گے، مُلّاں کے پاس پاور (power) ہے۔ حالانکہ یہ سوچ غلط ہے۔ مُلّاں کے پاس کوئی پاور نہیں ہے۔ وہ تو خود سیاسی لیڈرز کے بَل بوتے پر شور کرتے ہیں۔

...جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ یہاں امریکہ کے سیاسی لیڈروں سے ملیں گے؟ آپ ان سے کیا چاہتے ہیں۔ آپ کا ایجنڈا (Agenda) کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں ان سے اپنے لئے کچھ نہیں چاہتا اور نہ اپنی کمیونٹی کے لئے کچھ چاہتا ہوں۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ لوگ ایسے پروگرام بنائیں اور ایسے اقدام کریں جس سے امن عالم قائم ہو اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم سے بچایا جا سکے۔ اس وقت جو سیاسی حالات ہیں اگر کنٹرول نہ کئے گئے تو تیسری جنگ عظیم شروع ہو سکتی ہے۔

...جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مَیں نے آپ کی تقاریر سنی ہیں جہاں آپ نے اسلام کی تعلیمات بیان کر کے لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ امن کیسے قائم ہو۔ اس سلسلہ میں ایک اہم مسئلہ Drone Attack کا ہے۔ آپ کا کیا ردّ عمل ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر ڈرون حملوں کے ذریعہ معصوم لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے تو یقیناً اس ریجن میں آپ اپنی مخالفت بڑھا رہے ہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ جنگ کے دوران معصوم لوگوں کو نہ مارا جائے۔ عورتوں، بوڑھوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے۔ لیکن یہاں ڈرون حملوں میں یہ سب معصوم لوگ مارے جا رہے ہیں اور مغربی ممالک اپنے ان حملوں کے ذریعہ ان لوگوں کو بلا امتیاز قتل کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے مغربی ممالک کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔

...اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ اس کے خلاف اِن لیڈروں کے ساتھ آواز اٹھائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا: میں تو اپنی تقاریر میں، اپنے ایڈریسز میں بڑی دیر سے ان کو توجہ دلا رہا ہوں اور امن کے قیام کی نصیحت کر رہا ہوں اور وہ طریق اور راستے بتا رہا ہوں جن کو اختیار کر کے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

...جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ اس سیاسی گفتگو اور پروگراموں سے ہٹ کر یہاں کی سیر بھی کرنا چاہتے ہیں؟ Beach وغیرہ دیکھنا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: مَیں Country Side دیکھنے میں دلچسپی لیتا ہوں اور Farmland دیکھنا پسند ہے۔

...اس سوال پر کہ ایسا کیوں ہے؟ حضور انور نے فرمایا: میں ایک Farmer ہوں اور میرا پاکستان میں ایک فارم بھی ہے۔ Agricultur Farm ہے۔ فصلوں کی پیداوار ہوتی ہے۔

یہ انٹرویو دس بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح 51 فیملیز کے 201 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر ایک خاندان نے حضور انور کے ساتھ تصویریں بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

لاس اینجلیز کی جماعت کے علاوہ درج ذیل شہروں اور جماعتوں سے مختلف فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کے لئے پہنچے۔

Phoenix AZ, Boston, Laurel MD, Las Vegas, New Orleans اور Washington DC۔ Phoenix سے آنے والی فیملیز 300 میل، Las Vegas سے آنے والی دو صد میل، Boston, Laurel اور Washington سے آنے والی فیملیز تین ہزار میل سے زیادہ کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ملک گوائٹے مالا (Guatemala) سے آنے والے ہمارے مخلص دوست، جماعت گوائٹے مالا کے جنرل سیکرٹری داؤد صاحب بھی شامل تھے۔

فیملی ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

آج پچھلے پہر واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا پروگرام تھا۔

پانچ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طاہر ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سیّد نواس احمد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ اسماعیل فیضان نے اور انگریزی ترجمہ دانیال احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم صفوان زاہد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خدا کی طرف سے پانچ ایسی باتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ اوّل مجھے ایک مہینے کی مسافت کے اندازے کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا ہے۔ دوسرے میرے لئے ساری زمین مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔ تیسرے میرے لئے جنگوں میں حاصل شدہ مال غنیمت جائز قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لئے جائز نہیں تھا۔ چوتھے مجھے خدا کے حضور شفاعت کا مقام عطا کیا گیا ہے۔ اور پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا لیکن میں ساری دنیا اور سب قوموں کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

بعد ازاں عزیزم ولید احمد جنجوعہ نے حدیث کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

سید اویس احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور عزیزم ثوبان خان نے ان اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم ابراہیم منصور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

''وہ اعلیٰ درجہ کا نُور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتمّ اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ، سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسبِ مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔ (روحانی خزائن جلد 5۔ آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 160۔162)

اس کے بعد عزیزم عمر فاروق نے اس اقتباس کا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کا جل اور حبّ اٹھرہ وزدجام عشق کیلئے رابطہ کریں
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُالدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم مطہّر فرحان، جلیس ڈار، رضوان جتالہ اور عظیم الرحمن نے "Mohammad (صلی اللہ علیہ وسلم) Messenger of Peace" کے عنوان پر باری باری تقاریر کیں اور اپنی اپنی Presentation بھی دی۔

اس کے بعد عزیزم سید ابراہیم احمد نے اردو زبان میں ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

تقریر کا معیار اعلیٰ تھا۔ حضور انور نے فرمایا: پاکستان سے نیا نیا آیا ہے اس لئے بہت اچھی تقریر کی ہے۔ کل اس کی بہن نے بھی بڑی اچھی تقریر کی تھی۔ بہن بھائی نے لاج رکھ لی ہے۔

بعدازاں عزیزم اسامہ سیفی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاء اللہ اچھی تقریر کی ہے۔ وکالت پڑھتے ہو، اچھے وکیل بن جاؤ گے انشاء اللہ۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ 2012ء کی تصویری زبان میں ایک Presentation دی گئی۔

بعدازاں عزیزم شہر یار احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ

یَا قَلْبِیْ اذْکُرْ اَحْمَدَا
عَیْنَ الْھُدٰی مُفْنِی الْعِدَا

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور ان اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے تمام بچوں کو بیگ اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد بعض واقفین نَو بچوں نے سوالات کئے۔

❁... ایک بچے نے سوال کیا کہ ’’بعد از گیارہ‘‘ کے الہام کے مطابق سال 2013ء میں کیا ہو سکتا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ الہام کئی رنگوں میں پورا ہو سکتا ہے اور سال گیارہ کے بعد یہ کئی رنگوں میں جماعت کے حق میں پورا ہو رہا ہے۔

کُنْ فَیَکُوْن کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ جب کُنْ کہتا ہے تو ایک پراسس ہے جو شروع ہو جاتا ہے اور وہ پراسس اپنا مقررہ وقت لیتا ہے جس طرح ایک بچہ کا پراسس ہے وہ شروع ہونے کے بعد پیدائش تک نو ماہ لیتا ہے تو جو نیچرل پراسس ہے وہ پورا ہوتا ہے۔

اب سال 2011ء کے بعد دیکھیں کہ جہاں جماعت کی مخالفت میں اضافہ ہوا وہاں دوسری طرف ساری دنیا میں جماعت غیر معمولی طور پر نمایاں ہوئی ہے۔ دو سال پہلے کون سوچ سکتا تھا کہ امریکہ میں اتنا بڑا Exposure ہوگا۔ کیپیٹل ہل کا پروگرام ہوگا اور پھر اب یہاں امریکہ کے دو بڑے اور انتہائی اہم اخبارات جن کے پڑھنے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ یعنی "Los Angeles Times" اور "Wall Street Journal" کے نمائندے انٹرویو کے لئے پہنچے۔ پھر یورپین پارلیمنٹ اور دوسرے مختلف انتہائی اہم فورم پر پروگرام ہوئے۔ دو سال پہلے اس بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: باقی ظلم کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کی جو پکڑ آنی ہے وہ بَغْتَةً آنی ہے۔ یعنی آپ لوگوں کو علم بھی نہیں ہوگا اور وہ اچانک آجائے گی۔ اگر تمہاری سوچوں اور اندازوں کے مطابق یہ پکڑ آئے تو پھر وہ بَغْتَةً تو نہیں ہوگی۔ پس جو اچانک آتی ہے وہ اچانک ہی آئے گی۔

❁... ایک بچے نے سوال کیا کہ ہم کس طرح پاکستان کی مدد کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو ظالم لوگ ہیں ان کی مدد دعا سے کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور وہ بچ جائیں۔ باقی جو احمدی ہیں وہ بھی دعائیں کریں۔ اپنے ماننے والوں کے بارہ میں تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہوا ہے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

❁... ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ ہمارے لئے کیا ہدایت ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں نے اس سال واقفین نو کے حوالہ سے ایک خطبہ دیا تھا۔ جس میں ان کے لئے گائیڈ لائن بھی دی تھی وہ خطبہ دوبارہ سُن لو۔

❁... اس سوال کے جواب میں کہ جماعت کو کس فیلڈ میں واقفین کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ہمیں مبلغین بھی چاہئیں، ڈاکٹرز اور ٹیچرز بھی چاہئیں۔ اس طرح مختلف زبانیں جاننے والے ماہرین بھی چاہئیں۔ اسی طرح بعض اور فیلڈز بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تربیت کی کمی ہو جاتی ہے۔ واقفین نَو کو تربیت کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کریں۔ پھر اس کا ترجمہ بھی پڑھیں اور بعد میں تفسیر بھی، نئے آنے والوں کے لئے آپ ایک رول ماڈل بن جائیں۔ اب بہت سے نئے لوگ آئیں گے جو آپ کا نمونہ دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النصر میں اس کا ذکر فرمایا ہے کہ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجاً۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَ اسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّاباً۔ یعنی جب کثرت سے لوگ آئیں تو پھر خدا کی تسبیح اور استغفار کرو تا کہ آنے والے بھی اس طرف توجہ دیں اور دوسرے تم بھی استغفار اور تسبیح سے ان کی تربیت کرنے والے بن سکو۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو خواہ وہ ڈاکٹر ہے، خواہ انجینئر ہے خواہ ٹیچر ہے یا کسی بھی فیلڈ میں ہے اپنے ماحول میں ایک رول ماڈل ہونا چاہیے۔

چھ بج کر 40 منٹ پر واقفین نَو کی یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

مارمن چرچ کے وفد کی

حضور انور سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے ’’مارمن چرچ‘‘(Mormon Church) کا چار افراد پر مشتمل ایک وفد Utha سٹیٹ سے ایک ہزار پانچصد میل کا سفر طے کر کے آیا ہوا تھا۔ Utha سٹیٹ میں ان کے چرچ کا مرکز "Salt Lake City" میں ہے۔

اس وفد کے ایک ممبر Elder Craig A. Cardon تھے جو سب سے اعلیٰ عہدے پر ہیں اور سربراہ ہیں۔ اور انہیں General Authority کا نام دیا جاتا ہے۔ وفد کے دوسرے ممبر Elder Jerry Garns بھی چرچ کے ایک سربراہ ہیں۔ وفد کے تیسرے ممبر President Daniel Stevenson ہیں جو چار ہزار مارمنز جو کہ چینو، چینو ہلز اور ڈائمنڈ بار کی آٹھ مختلف جماعتوں کے سربراہ ہیں۔ وفد کے چوتھے ممبر کین رسموسین گزشتہ بارہ سالوں سے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں۔

اس وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے یہاں آنے پر شکریہ۔ میری خواہش تھی کہ لمبا وقت آپ کے ساتھ بیٹھتا۔ اب جو بھی وقت میسّر ہے آپ کے ساتھ بیٹھوں گا۔

وفد کے سربراہ Craig A. Cardon نے کہا کہ ہم اس ملاقات پر حضور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حضور انور ہر جگہ امن کا پیغام پہنچا رہے ہیں، مختلف فورمز پر حضور نے اس حوالہ سے ایڈریسز کئے ہیں۔ وفد کے سربراہ نے بتایا کہ مجھے علم ہے کہ حضور انور گھانا میں کام کر کے آئے ہیں۔ میں بھی گھانا اور دوسرے افریقن ممالک میں پانچ سال رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے آپ سے تین سال زیادہ قیام کیا ہے اور 1977ء سے 1985ء تک وہاں کام کیا ہے۔

وفد کے سربراہ نے کہا: ہم نے افریقہ کے ممالک میں رفاہ عامہ کے مختلف کام کئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ یہ کام بہت پہلے سے کر رہی ہے۔ ہمارے ہسپتال، سکول افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ پینے کا صاف پانی ’’واٹر فار لائف‘‘ پروگرام کے تحت ہم ان کو مہیّا کر رہے ہیں۔

اب ہم افریقہ کے مختلف ممالک میں ماڈل ویلج بنا رہے ہیں۔ جس میں سولر سسٹم سے سٹریٹ لائٹ مہیّا کی جائے گی، پانی کی ٹینکی ہوگی جس کے ذریعہ مختلف جگہوں پر پانی کے کنکشن ہوں گے، کمیونٹی ہال ہوگا، گرِین ہاؤس ہوگا جہاں گاؤں والے اپنی ضرورت کے لئے سبزیاں وغیرہ کاشت کریں گے۔ اسی طرح Paved سٹریٹ ہوں گی۔ ہم مغربی افریقہ کے ہر ملک میں ایسے ماڈل ویلج بنائیں گے۔

حضور انور نے وفد کے سربراہ کو فرمایا: اگر آپ کے خدمتِ انسانیت کے کوئی پراجیکٹ ہیں اور آپ کو ٹیکنیکل مدد چاہیے تو یہ مدد ہم آپ کو دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے انجینئرز، ڈاکٹرز اور دوسرے والنٹیئر زیوکے، کینیڈا اور امریکہ سے افریقہ جاتے ہیں اور وہاں وقت گزارتے ہیں اور اپنے قیام کے دوران خدمت کرتے ہیں اور سب اخراجات خود کرتے ہیں۔ ہم ان کو صرف کھانا وغیرہ مہیّا کرتے ہیں۔ یہ سب لوگ قربانی کر کے یہ کام کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے پراجیکٹ سب ممالک میں ہیں۔ گھانا، نائجیریا، سیرالیون، مالی، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا، بینن، بورکینا فاسو میں ہم کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ایسٹ افریقہ کے ممالک میں بھی کام ہو رہا ہے۔

اس پر وفد کے سربراہ نے کہا: جو خدمت افریقہ میں جماعت احمدیہ کر رہی ہے اس پر ہم حضور انور کو مبارکباد دیتے ہیں اور آپ کی ان خدمات کو سراہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: انسانیت کی خدمت کے لئے ہم ہر ایک سے ہاتھ ملاتے ہیں اور مل کر کرنا چاہتے ہیں۔ جو بھی پراجیکٹ خدمت انسانیت کے لئے ہوں گے میرے لوگ مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔

گھانا میں قیام کے حوالہ سے بات ہونے پر وفد کے سربراہ نے کہا کہ اُس نے ٹمالے کے علاقہ میں وقت گزارا ہے اور وہاں کام کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے ٹمالے سے 70 میل دور سلاگا کے علاقہ میں وقت گزارا ہے۔ ٹمالے اور بولگا کے علاقہ کے درمیان بھی کچھ عرصہ رہا ہوں اور اپنے قیام کے دوران گندم کی فصل اگانے کا پہلی مرتبہ تجربہ کیا تھا اور گندم کی فصل اگائی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: گھانا میں بڑے اچھے نیشنل سورسز ہیں۔ اب وہاں تیل بھی نکل آیا ہے۔ میں نے اپنے 2008ء کے دورہ گھانا کے دوران وہاں کے صدر مملکت سے ملاقات کے دوران کہا تھا کہ اپنی اکانومی کو ڈویلپ کریں۔ مجھے خدشہ ہے کہ آپ اپنے ہمسایہ ملک نائجیریا کی مثال کو follow نہ کریں۔

آخر پر ان مہمانوں نے ایک بار پھر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

یہ ملاقات سات بجے تک جاری رہی۔

انفرادی فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 132 افراد نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلیز (Los Angeles) کے علاوہ Las Vegas, Phoenix AZ, Bay Point Portland, San Diego, Washington, Chicago اور Austin کے علاقوں اور جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض علاقوں سے تین ہزار میل سے

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
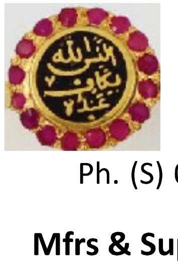

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

زیادہ لمبا سفر طے کر کے یہ خاندان اور احباب اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پانے کے لئے پہنچے تھے۔ اپنے آقا کے قرب میں چند گھڑیاں گزارنے کے لئے پہنچے تھے۔ کتنے ہی خوش نصیب تھے یہ لوگ جن کو اپنے آقا کے دیدار کی یہ سعادت میسّر آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

9رمئی بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والی فیکسز، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پچھلے پہر بھی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الحمید میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 23 فیملیز کے 93/افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرفِ ملاقات پایا اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے آقا سے دعائیں پائیں، تسکین قلب پائی اور ہر ایک دعاؤں کے خزانے لئے ہوئے خوشی و مسرّت اور عشق و محبت کے آنسوؤں کے ساتھ باہر آیا۔ چھوٹا ہو یا بڑا، عورت ہو یا مرد، ملاقات کر کے جب باہر آتے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوتیں۔ ہر ایک جانتا تھا کہ یہی لمحات جو اپنے پیارے آقا کے قرب میں گزرے میری کامیاب اور پُرسکون زندگی کی ضمانت ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم ان لمحات کی حفاظت کرنے والے ہوں، ان کو اپنے گھروں میں، اپنے دلوں میں سجا کر رکھیں تو ہم اپنی مراد کو پا گئے اور پھر ہماری نسلیں بھی ان برکات سے فیض پائیں گی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلیز جماعت کے مختلف حلقوں کے علاوہ Seattle, Virginia، واشنگٹن اور Detroit سے لمبے اور تھکا دینے والے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ سیاٹل سے آنے والی فیملیز دو ہزار پانچ صد میل، ڈیٹرائٹ اور واشنگٹن سے آنے والی فیملیز تین ہزار میل سے زائد کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام چھ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ نشست

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طاہر ہال میں تشریف لے آئے جہاں سکول، کالج اور یونیورسٹیز کی طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔

... پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ Ikhaa منصورہ صاحبہ نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

... اس کے بعد نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے محترمہ صالحہ ملک صاحبہ نے اس پروگرام کا تعارف پیش کیا۔

... بعد ازاں Ph.D کی ایک طالبہ عزیزہ Tamanna رحمان صاحبہ نے درج ذیل موضوع پر اپنی ریسرچ پیش کی:

"Effects of Climate Change on Different Communities"

موصوفہ نے اپنی ریسرچ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس Presentation کا مقصد یہ ہے کہ اس بات پر ریسرچ ہو رہی ہے کہ عوام الناس کی حفاظت کے لئے حکومت کس طرح اپنی پالیسی تبدیل کر سکتی ہے۔ وہ کون سے عوامل ہیں جو لوگوں کی صحت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور جن کی وجہ سے آبادیاں "Long Term Side Effects" کا شکار ہو سکتی ہیں۔ ان عوامل میں موسم کی غیر معمولی تبدیلی ہے، گندہ پانی ہے اور پھر گندی ہوا وغیرہ ہے۔ یہ سب چیزیں لوگوں کے لئے خطرناک اور مضرِ صحت ثابت ہو رہی ہیں اور آئندہ ان سے مزید تباہی ہو سکتی ہے۔ اس ریسرچ میں زیادہ تر اس بات کو مدّنظر رکھا جا رہا ہے کہ موسمی تبدیلی کا آبادیوں پر، انسانوں پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ یونیورسٹی اس ریسرچ کے لئے فنڈ مہیا کر رہی ہے۔ نیز یو ایس فورس سروس (US Force Service) بھی اس بات میں دلچسپی لے رہی ہے کہ جو کم آمدنی والے لوگ ہیں، ان کی آبادیاں ہیں وہ کس طرح موسم کی تبدیلی اور آب و ہوا کی تبدیلی سے متأثر ہو رہے ہیں۔ کیونکہ کم آمدنی والی فیملی شہروں سے ہٹ کر دیہاتی علاقوں میں، وادیوں میں مقیم ہیں اور وہاں گرمی کی لہر اور موسمی تبدیلی کے زیادہ اثرات پائے جاتے ہیں اس لئے یہ لوگ زیادہ متأثر ہیں۔ ہر شخص کا خواہ وہ کسی قوم، مذہب سے تعلق رکھتا ہو اس کا یہ بنیادی حق ہے کہ اُسے صاف پانی، ہوا اور رہائش کے لئے اور کام کرنے کے لئے محفوظ جگہ میسر ہو۔ تو اس ریسرچ پر کام ہو رہا ہے۔

... اس کے بعد عزیزہ Arhama Rushdi نے درج ذیل موضوع پر اپنی Presentation دی:

"Preventing Wartime Violence Against Civilians"

موصوفہ نے بتایا کہ اس ریسرچ میں یہ امور مدّنظر ہیں کہ اکثر فوجی جب جنگوں میں لڑائی کے بعد واپس آتے ہیں تو اُن کے اعصاب پر اس لڑائی کا گہرا اثر ہوتا ہے اور وہ Post War Trauma کا شکار ہوتے ہیں۔ اور اس معاملہ میں ہر ایک کی کیفیت اُسے جنگ میں ہونے والے تجربہ کے حساب سے علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ کچھ فوجی شدّت پسندی کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں اور اکثر عام شہری ان کا شکار بن جاتے ہیں۔ اس ریسرچ کا مقصد ایک Database بنانا ہے جس کے ذریعہ سے شہریوں کو شدّت پسندی کا نشانہ بننے سے محفوظ رکھنا ہے۔ آجکل جنگی حربے کافی بدل گئے ہیں، اب جنگیں باہر میدانوں کی بجائے شہروں، گاؤں اور آبادیوں میں لڑی جاتی ہیں جس کی وجہ سے عام شہری ہلاک ہوتے ہیں۔ اِس ریسرچ میں شہریوں پر تشدّد کی مختلف اقسام کو مدّنظر رکھا جا رہا ہے مثلاً Sexual Violence, Torture، ڈکیتی وغیرہ۔ اس ریسرچ کا ایک مقصد یہ ہے کہ فوجیوں کو کس طرح کیا سکھانا چاہئے اور حکومت کو ایسی پالیسی بنانی چاہئے جو عام شہریوں کی حفاظت کر سکے۔

... بعد ازاں Sherifa Cudjoe صاحبہ نے درج ذیل عنوان پر اپنی Presentation دی:

"Enhanced Oil Recovery (Polymer Flooding)"

تیل نکالنے کا پہلا طریقہ Oil Recovery کہلاتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی ڈرنک وغیرہ پینے کے لئے Straw استعمال کیا جاتا ہے۔ پائپ میں تیل لانے کے لئے پائپ پر پریشر (دباؤ) ڈالا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے صرف دس فیصد تیل حاصل ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ Secondary Recoverry کہلاتا ہے جس میں Reservoir میں دباؤ اور پریشر ڈالا جاتا ہے۔ یہ دباؤ پانی اور گیس Inject کر کے ہوتا ہے۔ یہ Injection اُس جگہ دیا جاتا ہے جہاں سے تیل نکل چکا ہوتا ہے اور جگہ خالی ہوتی ہے۔ اس طریق سے دباؤ بڑھتا ہے اور 30 فیصد تیل حاصل ہوتا ہے۔

تیسرے طریقے کو Enhanced Oil Recovery کہتے ہیں جس کی مختلف شکلیں ہیں۔ ایک یہ کہ تیل کو اپنی جگہ سے ہلانے کے لئے پانی استعمال کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ Polymers (کیمیکل ملاپ) استعمال کئے جائیں۔

Polymer Flooding سب سے بہترین طریقہ ہے کیونکہ اس سے تقریباً سارا تیل نکل آتا ہے اور یہ طریقہ فضا کے لئے بھی نقصان دہ نہیں ہے۔

تیل نکالنے کے حوالہ سے Presentation پیش کرنے والی طالبہ علم کا تعلق ملک غانا سے تھا۔

... حضور انور نے فرمایا تمہارے ملک سے بھی تیل نکلا ہے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ آپ اس کو نائیجیرین کی طرح غلط طریق سے استعمال نہ کریں کہ ساری دولت دوسروں کے اور چند لوگوں کے ہاتھ میں چلی جائے۔

... حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ دوسرے ریجنز کو ایکسپورٹ کرنے کے لئے روزانہ کتنے بیرلز (Barrels) پیٹرول نکال رہے ہیں۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ لاکھ بیرل کے حساب سے روزانہ پٹرول نکالا جا رہا ہے اور مغربی ریجنز کو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو ناانصافی ہے کہ بیرونی کمپنیز تیل کا 70 فیصد لے جاتی ہیں اور باقی 30 فیصد مقامی ملک کو ملتا ہے۔

... حضور انور نے فرمایا کہ سالٹ پانڈ کے نزدیک بھی ایک کنواں تھا۔

جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہاں سے اب روزانہ 80 بیرل تیل نکالا جا رہا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جب حضور انور کا وہاں غانا میں قیام تھا تو یہاں سے پانچ ہزار بیرل تیل روزانہ نکالتے تھے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ Tema میں ایک Oil Refinery ہے۔ جس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا وہ پائپ لائن کے ذریعہ Takoradi سے اس ریفائنری تک Crude Oil پہنچا رہے ہیں؟ جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ایسا ہو رہا ہے۔

... اس کے بعد عزیزہ طیبہ ملہی نے درج ذیل موضوع پر اپنی Presentation دی:

"Requirements For Medical School and a Masters in Health Care Administration."

موصوفہ نے بتایا کہ میڈیسن یہاں سب سے زیادہ لمبی اور مشکل پڑھائی ہے۔ Grade Point Average اس کی سب سے زیادہ ہے۔ بلکہ اس میں داخلہ لینے کے لئے اور کامیاب ہونے کے لئے Voluntary Experience اور ریسرچ اور Extra Curricular Activities بھی بہت ضروری ہیں۔ چار سال کی پڑھائی کے بعد تین سال کی ریذیڈنسی ہوتی ہے۔ سب سے آخر میں امریکہ کا میڈیکل امتحان پاس کرنا بہت ضروری ہے۔

... حضور انور نے طالبات سے دریافت فرمایا کہ کتنی طالبات میڈیکل لائن میں ہیں جس پر بارہ طالبات نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے جو گراف پیش کیا ہے وہ تو ظاہر کر رہا ہے کہ 60 فیصد بچیاں میڈیسن سٹڈی کر رہی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر لجنہ نے عرض کیا

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

کہ میڈیسن سے تعلق رکھنے والے جو بھی مضامین ہیں وہ اس گراف میں میڈیسن کے تحت رکھے گئے ہیں۔

۞ . . . حضور انور نے ازراہ شفقت بعض طالبات سے اُن کے مضامین اور تعلیم اور پراگریس کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

طالبات کے سوالات کے جوابات

بعد ازاں طالبات نے سوالات کئے۔

۞ . . . ایک بچی نے سوال کیا کہ بہت سی بچیاں اخباروں میں مضامین لکھتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خیال میں سب سے اہم موضوع کونسا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کو کسی بھی جدید موضوع کو لینا چاہئے جس کا اسلام کے ساتھ خاص تعلق ہو۔ آپ یہ دیکھیں کہ مخالفین کس طرح اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بدنام کر رہے ہیں اور قرآن کریم کی آیات کی غلط تفاسیر کر رہے ہیں۔ تو آپ قرآن کریم پڑھیں اور وہ علم حاصل کریں جس سے اسلام کا دفاع ہو سکے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نہ صرف اسلام کا دفاع کریں بلکہ یہ بھی واضح کریں کہ اسلام بعض خاص حالات میں، خاص شرائط کے ساتھ جہاد کی اجازت دیتا ہے۔ قرآن کریم کی صرف 190 آیات جہاد کے مضمون سے تعلق رکھتی ہیں جبکہ بائبل میں پانچ صد سے زیادہ آیات دشمن کے خلاف تلوار اٹھانے کے موضوع پر ہیں۔

۞ . . . ایک بچی نے عرض کیا کہ وہ وکالت کی تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ابھی ساتویں جماعت میں ہے تو وکالت کرنے کے بعد وہ کس طرح جماعت کی خدمت کر سکتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر آپ واقفہ نو ہیں تو مَیں واقفات نَو بچیوں کو وکالت پڑھنے سے منع کرتا ہوں۔ اگر آپ واقفہ نو نہیں ہیں اور وکالت ہی پڑھنا چاہتی ہیں تو پھر آپ کو انسانی حقوق کی وکالت یا فیملی لاء (Law) پڑھنا چاہئے تاکہ آپ مظلوم عورتوں کی مدد کر سکیں۔ عورتوں کو Criminal Law نہیں پڑھنا چاہئے۔

۞ . . . ایک بچی نے سوال کیا کہ بہت سے کالجز میں ''احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن'' ہیں اور احمدی لڑکیوں کو خدام طلباء سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ کیسے پردہ کی شرائط کو قائم رکھیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ کالج میں حجاب ایسے ہی لیتی ہیں جیسے کہ اب اس وقت پہنا ہوا ہے۔ یہ پردہ کا کم تر معیار ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو کالجز میں احمدی اور غیر احمدی طلباء کے ساتھ ایک ہی طریق سے واسطہ رکھنا چاہئے اور آپ کو صرف پڑھائی کے متعلق واسطہ رکھنا چاہئے۔ دوستیاں نہیں بنانی اور طلباء کے ساتھ کیفے ٹیریا (Cafeteria) میں وقت نہ گزاریں۔ آپ ان طلباء سے پڑھائی کے حوالہ سے، اپنے مضمون کے حوالہ سے سوال پوچھ سکتی ہیں یا اگر کسی طالبعلم کو پڑھائی کے حوالہ سے آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو آپ اس کی مدد کر سکتی ہیں۔ ہمیشہ ان سے طلباء کی حیثیت سے بات کرو نہ کہ دوست کی حیثیت سے۔

۞ . . . ایک طالبہ علم نے سوال کیا کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی بچیاں جو حجاب لیتی ہیں مظلوم ہیں تو ہم کیسے اس کا جواب دیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کو کسی نے حجاب لینے پر مجبور کیا ہے؟ تو اس پر اُس بچی نے عرض کیا کہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ آپ حجاب کیوں لیتی ہیں۔ حضور انور نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اگر آپ حجاب لیتے وقت پریشان لگیں گی تو پھر آپ مظلوم ہی لگیں گی۔ آپ خوش رہیں اور حجاب لیتے وقت مزید خوشی دکھائیں۔

۞ . . . ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آرکیٹیکٹ بن کر جماعت کی کیا خدمت کی جا سکتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں آرکیٹیکٹس کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بیت الحمید اچھی عمارت ہے لیکن اس کا مینار باقی عمارت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ لڑکوں کی نسبت لڑکیوں کی ڈیزائننگ کرنے اور خوبصورتی پہچاننے کی حِس بہتر ہے اور وہ بہتر آرکیٹیکٹ بن سکتی ہیں۔

۞ . . . سات بج کر پچاس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

۞ . . . اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 23 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

۞ . . . آمین کی اس تقریب میں شامل ہونے والے خوش نصیب بچوں اور بچیوں کے نام درج ذیل ہیں:

عزیزم سید علی احمد، ابراہیم احمد، مونس قریشی، وہاب احمد، Shazal فاروق، سید باسل، ذیشان ناصر، حمزہ احمد، انس شیخ، محسن امجد، سوبان خان، نعمان فواد، حاشر احمد طاہر۔

عزیزہ مہروش علی، عریبہ علی، صباء علی، فِزّہ احمد، Mirha مجید، تنزیلہ ملک، بارعہ رفیق، مریم شیخ، ایشا بھٹی، صالحہ احمدی۔

۞ . . . تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

عُشّاقانِ خلافت کی دُور دُور سے آمد

لاس اینجلیز جماعت کا یہ سینٹر ''بیت الحمید'' دن رات احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں سے بھرا رہتا ہے۔ ان کے لئے یہ مبارک اور بابرکت ایام عید کے دن ہیں۔ ہر ایک کے چہرے پر خوشی اور طمانیت ہے اور ہر ایک حضور انور کے مبارک وجود سے فیض پا رہا ہے اور اپنے آقا کی دعاؤں اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر رہا ہے۔ بڑے لمبے اور دُور کے فاصلوں سے احباب اور فیملیز کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

کل جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اپنے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ملک کے مختلف حصوں سے اور ہر جماعت سے احباب جماعت اور فیملیز آج صبح سے ہی لاس اینجلیز پہنچ رہے ہیں اور مہمانوں کی آمد کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے۔ بہت طویل اور تھکا دینے والے لمبے سفر کر کے آ رہے ہیں۔

۞ . . . ایک ڈاکٹر صاحب نے بتایا جو ساڑھے تین ہزار میل کے فاصلہ سے آئے تھے کہ مختلف روٹس سے فلائٹ بدل کر قریباً 9 گھنٹے جہاز کا سفر طے کر کے پہنچا ہوں اور صرف حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے آیا ہوں اور واپسی پر بھی اتنا ہی سفر ہے۔

۞ . . . ایک صاحب جو بوسٹن سے آئے تھے بتانے لگے کہ مجھے 25 سال یہاں رہتے ہو گئے ہیں۔ آج تک زندگی میں اس علاقہ کا رُخ نہیں کیا۔ اب مَیں ساڑھے چھ گھنٹے کی فلائٹ لے کر شام کو یہاں پہنچا ہوں اور اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ جمعہ بھی پڑھوں گا اور حضور انور کا دیدار بھی نصیب ہوگا۔ اور پھر اتنا ہی سفر طے کر کے واپسی ہوگی۔

۞ . . . ایک صاحب اڑہائی ہزار میل کا سفر بذریعہ کار 40 گھنٹوں میں طے کر کے پہنچے۔ سینکڑوں لوگ ایسے تھے جو بذریعہ کار دس سے پندرہ گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچے۔ اس تھکا دینے والے سفر کے باوجود ہر ایک خوشی و مسرّت سے معمور تھا۔ اور اپنے آقا کے دیدار سے سکون اور طمانیت پاتا تھا۔ دُور دراز کے علاقوں سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آنے والے احباب اور مرد و خواتین کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور ان احباب کی آمد کا سلسلہ رات بھر جاری رہا۔

Los Angeles Times میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت

آج امریکہ کے ایک انتہائی اہم اور ویسٹ کوسٹ کے سب سے بڑے کثیر الاشاعت اخبار "Los Angeles Times" نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو درج ذیل عنوان کے تحت شائع کیا اور ساتھ حضور انور کی تصویر بھی شائع کی۔ اس تصویر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الحمید لاس اینجلیز پہنچے ہیں اور ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت یو ایس اے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔

''دہشت گردی کے دَور میں احمدیوں کا امن مشن''

اِس عنوان کے تحت اخبار نے لکھا:

بوسٹن (Boston) میراتھن کے موقع پر بم حملہ کے چند دن بعد دس ملین سے زائد احمدیوں کے عالمی راہنما اپنے عقیدہ کے امن اور خدمت خلق اور عوامی بہبود کا پیغام جنوبی کیلیفورنیا لے کر آئے ہیں۔ اگرچہ یہ نظریات دنیا کے اکثر مسلمان بھی رکھتے ہیں لیکن احمدیوں کے نظریات ایک خصوصی امتیاز رکھتے ہیں۔

کیلیفورنیا کے دورہ پر آئے ہوئے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد مذہب اور سیاست کے ملاپ کے خلاف ہیں اور عرب سپرنگ (Arab Spring) کے بعد عرب ممالک میں مذہبی اقتدار کی وجہ سے پیدا ہونے والی بدامنی کو بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جب کہ وہ مغربی جمہوریت کے بارہ میں اچھے خیالات رکھتے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ امریکی مغربی ساحل پر خلیفہ کا یہ پہلا دورہ 15 اپریل 2013ء کو ہونے والے باسٹن حملہ سے پہلے پلان ہو چکا تھا۔ ان حملوں نے امریکی عوام کو دوبارہ عدم تحفظ کا شکار کر دیا ہے جس کا تعلق تشدّد پسند اسلام سے ہو یا نہ ہو لیکن اس عالمی مذہبی رہنما کے نزدیک اب یہ واضح ہے کہ اسلام کے متعلق غلط فہمیاں اور منافرت کو دُور کرنے کی ضرورت اب پہلے سے زیادہ ہے۔

جماعت احمدیہ باقی Moderate مسلمانوں کی طرح تشدّد کو ناپسند کرتی ہے اور اس کے خلاف آواز بلند کرتی ہے۔ بھارت کے ایک قصبہ قادیان میں قائم ہونے والی یہ جماعت 1914ء میں دو حصوں میں تقسیم ہوئی۔ جس میں ایک خلیفہ کی جماعت ہے اور دوسری چھوٹی جماعت ہے جو عقائد کے لحاظ سے مختلف ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ 1947ء میں ہندوستان کی تقسیم کے بعد اس جماعت کے اکثر پیروکار نئے قائم ہونے والے ملک پاکستان کو ہجرت کر گئے۔ وہاں احمدیوں کو اپنے آپ کو مسلمان کہلانا قانونی طور پر منع ہے۔ ساٹھ سال کی عمر کے خلیفۃ المسیح کے پیروکار دہشگردی کا شکار ہو رہے ہیں۔ جس میں مئی 2010ء میں جمعہ کی نماز کے دوران لاہور میں ہونے والے حملے شامل ہیں جس میں 86 احمدی شہید ہوئے۔

اخبار نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح سے سوال کیا گیا کہ آپ اسلام کے پُرامن پیغام کو کس طرح پھیلا سکتے ہیں جب کہ بعض مسلمانوں کے تشدّد اور دہشگردی کے واقعات کی وجہ سے اسلام کا بہت برا تأثر پیدا ہوا ہے۔ آپ اس تأثر کو دُور کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے خلیفۃ المسیح نے کہا: اسلام کے ابتدائی دَور میں جو جنگیں لڑی گئیں ان میں

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore

Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''سعید آدمی جلد باز نہیں ہوتا''

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۸۵)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مسلمانوں نے پہل نہیں کی تھی۔ مسلمانوں پر ظلم کیا گیا اور ان کو محض جوابی اور دفاعی جنگ لڑنا پڑی۔ وہ جنگیں صرف اس لئے لڑی گئیں کہ مسلمانوں کو تلوار اٹھانے پر مجبور کیا گیا۔ اب ایسی کوئی مذہبی جنگ مسلمانوں کے خلاف نہیں ہے۔ اب جو جماعت بھی مذہب کے نام پر جنگ کی تعلیم دیتی ہے وہ ہمارے نزدیک غلطی پر ہے۔

اسلام کے مخالفوں اور خود ان مسلمانوں نے جنہوں نے حقیقی اسلام پر عمل نہیں کیا، اسلام کو بدنام کیا ہے۔ اسلام کو بدنام کرنے والے نظریات ان مسلمانوں کی وجہ سے پھیلے جو ہم سے اتفاق نہیں رکھتے کیونکہ وہ اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔ پچھلے سالوں میں ہم نے Muslims For Life کے نام سے پروگرام کئے اور پہلی بار دس ہزار یونٹ خون کا عطیہ ہسپتالوں کو دیا۔

یہ سوال کیا گیا کہ کیا آپ مذہب اور سیاست میں علیحدگی کے قائل ہیں۔ اگر عرب ممالک میں تحریکات اسلامی حکومت قائم کرنے کی کوشش نہ کریں تو کیا اسلام کا تأثر بہتر نہ ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں حضرت احمد نے کہا کہ آپ مصر میں دیکھ رہے ہیں کہ جو تحریک چلائی گئی تھی اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ خیال تھا کہ لوگ حسنی مبارک کے خلاف ہیں کیونکہ وہ اپنے فرائض ادا نہیں کر رہا تھا لیکن تحریک کا کیا نتیجہ نکلا؟ اسی طرح لیبیا میں ہوا۔ اب وہاں کوئی حکومت نہیں ہے۔ ہر قبیلہ کی اپنی حکومت ہے۔ لیبیا کے وزیر دفاع نے وزیر اعظم کو متنبّہ کیا ہے کہ اگر کچھ نہ کیا گیا تو خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ پس اگر جمہوریت کی خواہش ہے تو پھر اس غیر یقینی صورتحال کو ختم کرنے کے لئے حقیقت میں جمہوری حکومت قائم کرنا ہوگی۔

سوال: انٹرنیشنل کمیونٹی کس طرح اس عرب ریجن میں، جہاں اب جنگ کی کیفیت ہے اور اپوزیشن کی طرف سے حملے ہو رہے ہیں، امن قائم کر سکتی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضرت احمد نے کہا: حال ہی میں اسرائیل کے صدر نے ان ممالک میں اقوام متحدہ کی افواج تعینات کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ امن افواج عرب سپاہیوں پر مشتمل ہونی چاہئیں، مغربی ممالک کی افواج نہ ہوں۔ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ ہمسایہ ممالک کا فرض ہے اور ذمّہ داری ہے کہ وہ ان ممالک میں امن قائم کریں اور ان ممالک کو ظلم کرنے سے روکیں۔ اور اس ملک کو مجبور کریں کہ وہ ظلم سے باز رہے۔ سیریا میں بھی امن کے قیام کے لئے ہمسایہ ممالک کی ذمہ داری ہے۔

سوال: آپ شام میں لڑائی ختم کرنے کے لئے کیا تجویز پیش کرتے ہیں؟ جبکہ یہ لڑائی بڑھتی جا رہی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضرت احمد نے کہا کہ اب تو لوگ بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ اگرچہ شروع میں باغیوں کی تحریک نے سنیوں اور علویوں میں اختلاف سے جنم لیا۔ سنیوں کی حکومت میں بہت تھوڑی نمائندگی تھی (جب کہ تعداد کے لحاظ سے اِن کی سیریا میں اکثریت ہے)۔ لیکن اب کئی گروہ اپنے مفادات کی وجہ سے اس تحریک میں شامل ہو گئے ہیں۔ اب یہ سنیوں کی حق تلفی کا مسئلہ نہیں رہا، مغربی ملکوں کے مفادات کا مسئلہ ہے۔ اور اس میں یقینا تشدّد پسند عناصر بھی شامل ہیں۔ خود باغیوں میں اختلافات ہیں اور وہ مختلف مطالبات کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ تحریک حکومت کے مظالم کی وجہ سے شروع ہوئی لیکن اب دونوں فریق بددیانت ہیں۔ اب کوئی نہ کوئی منصفانہ حل مستقل امن کے لئے نکالنا ہوگا۔

سوال: ہمسایہ ممالک پر امن قائم کرنے کی کیا ذمّہ داری عائد ہوتی ہے؟ روس اور امریکہ امن قائم کرنے کی کوششیں دوبارہ شروع کر رہے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضرت احمد نے کہا کہ دنیا اب گلوبل ویلیج بن چکی ہے۔ اب بھی دنیا میں دو بڑی طاقتیں ہیں۔ رشیا اس وقت شام کی حکومت کو سپورٹ کر رہا ہے جب کہ دوسری مغربی طاقتیں باغیوں کی حمایت کر رہی ہیں۔ خود روس اور دوسرے مغربی ممالک کے مفاد میں ہے کہ اس مسئلہ کا کوئی حل نکلے اور امن قائم ہو۔ اگر یہ مسئلہ اسی طرح جاری رہا تو پھر ایک جنگ کی صورت اختیار کر سکتا ہے جو کہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ اب دونوں بڑی طاقتیں یہ محسوس کرنے لگی ہیں کہ کوئی نہ کوئی پُرامن اور قابل قبول حل اس مسئلہ کا نکلنا چاہئے۔

سوال: احمدیہ لیڈرشپ کو پاکستان سے نکلنا پڑا ہے۔ آپ کا اور دوسرے مسلمانوں کا آپس میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کے جواب میں خلیفہ نے کہا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک شخص مبعوث ہوگا جو امام مہدی ہوگا اور مسیح موعود ہوگا اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی صورت میں آچکا ہے اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ وہ غیر تشریعی نبی ہیں۔ جب کہ دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کیونکہ وہ خاتم النبیّین ہیں۔

پاکستان میں ہمارے خلاف ایسے قوانین بنائے گئے ہیں کہ ہم قانون اور آئین کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہیں۔ پاکستان میں احمدی لاکھوں کی تعداد میں ہیں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی ہماری مخالفت جاری ہے۔ مسلمان ملّاؤں کو یہ خوف ہے کہ اگر احمدیوں کو تبلیغ اور اسلام پر عمل کرنے کی اجازت دی گئی تو یہ دوسرے مسلمانوں کو متأثر کر کے احمدی بنا لیں گے۔

سوال: دنیا میں احمدیہ کمیونٹی سب سے زیادہ کہاں طاقتور اور مضبوط ہے اور کہاں تعداد میں مسلسل بڑھ رہی ہے؟

اس سوال کے جواب میں خلیفہ نے کہا کہ مغربی افریقہ کے ممالک میں احمدیوں کی بڑی تعداد موجود ہے اور تیزی سے تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایشین ممالک میں بھی ہم ملینز میں ہیں۔ پاکستان میں پہلے احمدیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوا کرتی تھی لیکن اب مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں احمدی کافی بڑی تعداد میں ہیں۔ اور ہم ہر سال لاکھوں کی تعداد میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

خلیفہ نے کہا کہ کچھ لوگ اسلام سے خوف رکھتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دہریہ ہیں اور خدا کے بھی قائل نہیں۔ اور بعض لوگ مذہب سے بیزار اور لاتعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ کچھ وقت کے بعد مذہب کی طرف رجوع کریں گے اور جب یہ لوگ مذہب کی طرف آئیں گے تو ہمیں امید ہے کہ ہم مذہب کے اس خلا کو پُر کرنے والے ہوں گے اور اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیمات کے ذریعہ یہ خلا پُر کرنے والے ہوں گے۔ ممکن ہے کہ موجودہ نسل اسلام کو قبول نہ کرے لیکن اگلی نسل ضرور کرے گی۔

(اخبار Los Angeles Times۔ تاریخ اشاعت 9 مئی 2013ء)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل ۱۴ جون ۲۰۱۳)

☆......☆

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6902 میں شمیر احمد سی ایم ولد سی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن پتہ پیرم ڈاکخانہ پتہ پیرم ضلع پتہ پیرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 50 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی پی مصدق احمد — العبد: شمیر سی ایم — گواہ: ٹی۔ شفیق احمد

مسل نمبر: 6908 میں شیخ مامون احمد ولد شیخ مبین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور ڈاکخانہ کود ضلع کٹک صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 20000 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ممتاز احمد — العبد: شیخ مامون احمد — گواہ: شیخ مختار احمد

مسل نمبر 6909 میں شوکت اللہ جینا ولد رحمت اللہ جینا قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جون 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5143 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین — العبد: شوکت اللہ جینا — گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر: 6910 میں فاروق انصار احمد ولد انصار احمد قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن 27REPTON HOUSE 20,SCOT AVENUE LONDON SW15 2010 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اگست 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 3360 پاونڈ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قمر احمد — العبد: فاروق انصار احمد — گواہ: فرید احمد

مسل نمبر 6911 میں محمد عبد الحفیظ قریشی ولد محمد عبد الرحمان قریشی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر (وظیفہ یافتہ) 71 سال پیدائشی احمدی ساکن سعید آبد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 8 اپریل 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار 20 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد — العبد: محمد عبد الحفیظ قریشی — گواہ: مسعود احمد

مسل نمبر 6912 میں قریشی کنیزہ فاطمہ زوجہ عبد الحفیظ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع شہر سعید آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 8 اپریل 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر کی رقم وصول شدہ۔ طلائی زیوارات 22 کیرٹ جملہ 90 گرام، ایک مکان 1200 مربع فٹ واقع ضلع ناندڑ مہاراشٹر ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد — الامۃ: قریشی کنیزہ فاطمہ — گواہ: محمد عبد الحفیظ قریشی

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سید نا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **بتاریخ 21؍فروری 2013ء بروز جمعرات، قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم محمد داؤد خان صاحب (آف تھارٹن ہیتھ۔ یو کے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔ 17 فروری 2013 کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت راجہ مدد خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ کو حضرت اماں جان کی خدمت کا موقع ملتا رہا۔ آپ نے 1947ء میں پارٹیشن کے وقت قادیان میں حفاظت کی ڈیوٹی سرانجام دی۔ پاکستان آنے پر پولیس میں سروس کی۔ 1962ء میں یو کے آگئے اور یہاں بینک میں ملازمت اختیار کی۔ بڑے مخلص، نیک، دعا گو اور خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والے باوفا انسان تھے۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی:

(1) **مکرمہ افتخار بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد سلیم صاحب آف ربوہ)** 11 نومبر 2012ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنے والی اور بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ خلافت کی کامل اطاعت گزار، چندوں میں باقاعدہ، صابرہ شاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم عبد الواسع عابد صاحب زمبابوے میں امیر و مشنری انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) **مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (اہلیہ مکرم ماسٹر خان محمد صاحب۔ سابق امیر جماعت ڈیرہ غازی خان)** 17؍جنوری 2013ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم سردار پیر بخش صاحب (آف بستی احمد پور ڈیرہ غازی خان) کی بہو تھیں جنہوں نے لسکانی بلوچ قبیلہ سے 1934 میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ آپ شعبہ تعلیم سے منسلک تھیں۔ شادی کے بعد ایک سکول کھولا اور پھر 1963ء میں ڈیرہ غازی خان شہر شفٹ ہونے کے بعد وہاں ایک سرکاری سکول منظور کروا کے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرتی رہیں۔ آپ نے ڈیرہ غازی خان میں تقریباً پندرہ سال شہر و ضلع کی سطح پر صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، خوش مزاج، صاف دل، مہمان نواز، غریبوں کی ہمدرد، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، بہت نیک اور علم دوست خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم لقمان محمد صاحب (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(3) **مکرم ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب (آف یو ایس اے)** 8؍فروری 2013ء کو بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ (مرہم عیسیٰ) کے پوتے اور حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے گولڈ میڈل کے ساتھ ایم ایس سی کی ڈگری لی۔ 1962ء میں امریکہ کی Athens, Ohio یونیورسٹی میں جاب ملی تو وہاں چلے گئے اور تب سے وہیں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے Athens, Ohio میں جماعت قائم کی اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نے امریکہ سے ایک نیوز لیٹر بھی نکالنا شروع کیا جو آجکل ''احمدیہ گزٹ'' کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ آپ نے ایک پرنٹنگ پریس بھی قائم کیا جہاں سے جماعت امریکہ اور کینیڈا کے مختلف رسائل اور کتب چھپ رہی ہیں۔ آپ کو اپنے علاقے میں بہترین خدمات پر میئر بننے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں

(4) **مکرم ملک محمد حسین صاحب اعوان (آف یو ایس اے۔ ابن مکرم ملک شیر بہادر خان صاحب سابق امیر جماعت ضلع خوشاب)** 13 جنوری 2012ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 1946 میں قادیان کی حفاظت کی خدمت سرانجام دینے کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی جماعت کے سیکرٹری وقف جدید، سیکرٹری تحریک جدید اور زعیم انصار اللہ بھی رہے۔ قرآن کریم کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ ہر رمضان المبارک میں قرآن کریم کا درس دیتے جسے لوگ بہت شوق اور توجہ سے سنتے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحوم صابر و شاکر، بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کا شمار ابتدائی موصیان میں ہوتا ہے۔

(5) **مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب۔ سابق چیف انجینئر لاہور)** یکم فروری 2013ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے والد حضرت میاں اکبر علی صاحبؓ اور دادا حضرت مولوی محمد علی صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کی نانی محترمہ رحیم بی بی صاحبہ کو لوائے احمدیت کے لئے سوت کاتنے کا موقعہ ملا۔ آپ کا بچپن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے قریب گزرا۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عشق تھا۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، گہری فراست رکھنے والی، معاملہ فہم، نڈر اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم ڈاکٹر نصیر خان صاحب گیمبیا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) **مکرمہ عتیقہ سلیمانی صاحبہ (اہلیہ مکرم فوضیل عمراوی صاحب آف الجزائر)** گزشتہ دنوں 56 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے 2011ء میں اپنے میاں کے ساتھ بیعت کی تھی۔ عبادات اور دیگر نیکیاں بجالانے میں اپنے میاں کی بہت مددگار تھیں۔ باوجود غریب ہونے کے غرباء کی ہر ممکن مدد کرتیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، اعلیٰ اخلاق کی مالک، بہت شفیق، نیک اور وفادار خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت سے بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔

(7) **مکرم چوہدری عبد الحمید عابد صاحب (ابن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب۔ المعروف زراعتی ماسٹر۔ ربوہ)** 17 دسمبر 2012 کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم ایک نیک اور مخلص خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار، کامیاب داعی الی اللہ، منکسر المزاج، اپنوں اور غیروں کی مدد کرنے والے، بڑے نیک اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) **مکرم احمد منیب انجم صاحب (آف جڑانوالہ)** 20 جنوری 2013ء کو 50 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کو مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت ملی۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ کے قائد، ضلعی نگران، زعیم اعلیٰ انصار اللہ اور سیکریٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، ہمدرد، مہمان نواز، نیک، باوفا اور مخلص انسان تھے۔ کچھ عرصہ قبل جڑانوالہ میں احمدیہ قبرستان میں کتبے اتارنے کا جو واقعہ پیش آیا تھا اس میں مخالفین نے ان کے خلاف بھی مقدمہ درج کروایا تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) **مکرم برکت اللہ صاحب (پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)** 4؍جنوری 2013ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے داماد تھے۔ نمازوں کے پابند، دعا گو، متوکل علی اللہ، مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ قرآن مجید کی بڑی خوش الحانی سے تلاوت کرتے اور اپنے بچوں کو بھی روزانہ تلاوت کی تاکید کرتے۔ صدقہ و خیرات میں اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ خلیفہ وقت کے ساتھ محبت کا گہرا رشتہ تھا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی مالی یا عملی تحریک ہو اور اس میں آپ نے حصہ نہ لیا ہو۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) **عزیزہ امۃ المصور (بنت مکرم ملک مبشر احمد صاحب۔ جرمنی)** 11؍جنوری 2013ء کو تقریباً 14 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن عزیزہ وقف نو کی تحریک میں شامل تھی۔ بہت ذہین اور فرمانبردار بچی تھی۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

❁❁❁

احباب جماعت متوجہ ہوں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 361۔ ایڈیشن 2003ء)

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دیرینہ خواہش کے مطابق اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی رہنمائی اور شفقت کے نتیجہ میں قادیان دارالامان میں جدید مشینوں کی سہولت کے ساتھ فضل عمر پرنٹنگ پریس قائم ہے۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان کی کتب فضل عمر پرنٹنگ پریس سے بڑے عمدہ، اچھے اور عالمی معیار میں شائع کی جارہی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نظارت نشر و اشاعت نے سینکڑوں مختلف ٹائٹل جماعتی لٹریچر و کتب شائع کی ہیں ان کتب کی فہرست اور کیٹلاگ جماعت احمدیہ ہندوستان کی آفیشل ویب سائٹ میں موجود ہے۔ جس کا Link درج ذیل ہے۔

http://ahmadiyyamuslimjamaat.in/home/books-catalogue.php

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی جانب سے شائع ہونے والی ان کتب کو خرید کر استفادہ کرنے کی خواہش رکھنے والے احباب جماعت اپنے آرڈر اپنے صدر جماعت / نیشنل امیر جماعت کے پاس جمع کروائیں تاکہ وہ اپنی جماعت کیلئے مجموعی کتب کا آرڈر منگوانے کی کارروائی کر سکیں۔

احباب جماعت سے اس نادر موقعہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی درخواست ہے۔

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

ZUBER ENGINEERING WORK
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
زبیر احمد شحنہ
Body Building All Types of Welding and Grill Works

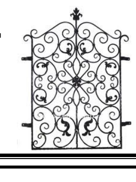
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

Contact For: MARBEL, TILE FITTING, GRANIDE POLISHING & ALL KINDS OF PAINTING

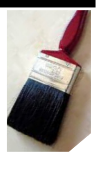
ماربل فٹنگ، ٹائل فٹنگ، گرینائیڈ کی رگڑائی، بلڈنگ پینٹ وغیرہ کیلئے محمد شیر علی سے رابطہ کریں۔
Please contact for quality construction works
Mohammad Sheir Ali : +91 9815108023, +91 9646197386
MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN-143516 DT. GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

بقیہ: اداریہ از صفحہ دوم

’’سو میں اس کتاب میں یہ ثابت کروں گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے بلکہ وہ ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سرینگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سرینگر محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے اور میں نے صفائی بیان کے لئے اس تحقیق کو دس باب اور ایک خاتمہ پر منقسم کیا ہے۔‘‘ (آگے ان کی تفصیل درج فرمائی ہے)

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۱۴)

گو حضور کا ارادہ دس باب اور ایک خاتمہ لکھنے کا تھا مگر بعد میں صرف مندرجہ ذیل چار ابواب پر ہی اکتفا کی۔

باب اول:۔ مسیح کے صلیبی موت سے بچنے پر انجیلی دلائل۔ **باب دوم:۔** اُن شہادتوں کے بیان میں جو حضرت مسیحؑ کے صلیبی موت سے بچ جانے کی نسبت قرآن و حدیث سے ملتی ہیں۔ **باب سوم:۔** اُن شہادتوں کے بیان میں جو طب کی کتابوں سے لی گئی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اُتر آئے اور ان کے زخموں کے علاج کے لئے ان کے حواریوں نے یہ مرہم تیار کی جس کا نام ’’مرہم عیسیٰ‘‘ ہے۔ **باب چہارم:۔** اُن شہادتوں کے بیان میں جو تاریخی کتب سے لی گئی ہیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعد اپنے ملک سے ان کے نصیبین، افغانستان اور ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے کا ذکر آتا ہے۔

اس باب میں حضرت اقدسؑ نے اسلامی لٹریچر، بُدھ مت کی کتابوں اور دیگر کتب تاریخ سے مسیحؑ کی سیاحت پر روشنی ڈالی ہے اور اس کتاب کے صفحہ ۶۸ پر اس راستہ کا نقشہ بھی دیا ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام نے یروشلم سے ہندوستان آنے کے لئے اختیار کیا تھا اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ کشمیر اور افغانستان میں مسیحؑ کی کھوئی ہوئی بھیڑیں آباد تھیں جن کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث فرمایا تھا۔ اور تریاق القلوب میں حضرت اقدسؑ اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

’’جو شخص میری کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ اول سے آخر تک پڑھے گا گو وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا یہودی یا آریہ۔ ممکن نہیں کہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اس بات کا وہ قائل نہ ہو جائے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کا خیال لغو اور جھوٹ اور افتراء ہے۔‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۱۴۵)

الغرض یہ کتاب ایک نہایت اہم مسئلہ کی علمی تحقیق پر مشتمل ہے جو دنیا کی تین بڑی اقوام سے تعلق رکھتا ہے یعنی یہودی، عیسائی اور مسلمان۔

اس کتاب کی اشاعت کے بعد کیا مغربی اور کیا مشرقی مفکرین محققین و مدبرین نے حضرت مسیح ناصری کی کشمیر ہجرت اور وفات پر نئے سے نئے شواہد پیش کیے ہیں۔ کشمیر کے معروف اسکالر فدا حسین صاحب نے متعدد کتب اس موضوع پر لکھیں۔ Unknown life of Jesus By Necolas Notovitch publish by Dragon Key press 2002. مشاہدہ کی جاسکتی ہے نیز حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی کتاب ’’قبر مسیح‘‘ اور مولانا جلال الدین شمس صاحب کی کتاب Where did Jesus Die اسی موضوع سے تعلق رکھتی ہیں۔ لہٰذا آپ کا یہ کہنا کہ یہ کتاب نری بکواس اور بے سر پیر کی ہے سراسر جھوٹ اور تعصب پر مبنی غلط تبصرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اُمت کے امام مہدی کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

اس آیت کے مختلف معنے ہیں، قتل کے مختلف معنے ہیں۔ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اپنی اولاد کی اگر صحیح تربیت نہیں کر رہے، اُن کی تعلیم پر توجہ نہیں ہے تو بھی اُن کا قتل کرنا ہے۔ بعض لوگ اپنے کاروبار کی مصروفیت کی وجہ سے اپنے بچوں پر توجہ نہیں دیتے، بھول جاتے ہیں کہ اُنہیں کی وجہ سے بچے بگڑ رہے ہوتے ہیں۔ یہ بچوں کا اخلاقی قتل ہے۔ باپ بیشک سو تاویلیں پیش کرے کہ ہم بچوں کے لیے کر رہے ہیں جو کچھ کر رہے ہیں لیکن اُس کمائی کا کیا فائدہ، اُس دولت کا کیا فائدہ جو بچوں کی تربیت خراب کر رہی ہے۔ اور پھر اگر یہ دولت چھوڑ بھی جائیں تو پھر کیا پتہ یہ بچے اُسے سنبھال بھی سکیں گے یا نہیں۔ دولت بھی ختم ہو جائے گی اور بچے بھی مغربی ممالک میں مائیں بھی کاموں پر چلی جاتی ہیں یا گھروں پر پوری توجہ نہیں دیتیں۔ ادھر اُدھر پھر رہی ہوتی ہیں، کسی نہ کسی بہانے سے۔ عموماً کام ہی ہو رہے ہوتے ہیں کہ نوکریاں کر رہی ہوتی ہیں۔ بچے سکولوں سے گھر آتے ہیں تو اُنہیں سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ماؤں کا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ گھر کے اخراجات کے لیے کمائی کرتی ہیں لیکن بہت سی ایسی بھی ہیں جو اپنے اخراجات کے لیے یہ کمائی کر رہی ہوتی ہیں۔ اور جب تھکی ہوئی کام سے آتی ہیں تو بچوں پر توجہ نہیں دیتیں۔ یوں بچے بعض دفعہ عدمِ توجہ کی وجہ سے، احساسِ کمتری کی وجہ سے ختم ہو رہے ہوتے ہیں۔ بیشک ایسی بیویاں اور مائیں بھی ہیں جن کے بارے میں اطلاعات ملتی رہتی ہیں جن کے خاوند نکمے ہیں اور خاوندوں کے نکمے پن کی وجہ سے مجبور ہوتی ہیں کہ کام کریں۔ پس ایسے خاوندوں کو اور ایسے باپوں کو بھی خوفِ خدا کرنا چاہئے کہ وہ اپنے نکمے پن کی وجہ سے اپنی اولاد کے قتل کا موجب نہ بنیں۔ پھر خاوند اگر اپنی بیویوں کا مناسب خیال نہیں رکھ رہے، تو یہ بھی ایک قتل ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک بڑی اچھی مثال دی ہے فرمایا کہ حمل کے دوران اگر عورت کی خوراک کا خیال نہیں رکھا جا رہا تو اولاد بھی کمزور ہو رہی ہے تو یہ بھی قتل ہے اولاد کا۔ پھر اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ غربت کے خوف سے فیملی پلاننگ کرنا، یا بچوں کی پیدائش کو روکنا، بچوں کی پیدائش کو صرف ماں کی صحت کی وجہ سے روکنا جائز ہے۔ یا بعض دفعہ ڈاکٹر بچے کی حالت کی وجہ سے یہ مشورہ دیتے ہیں اور مجبور کرتے ہیں اور بچہ ضائع کرنے کو کہتے ہیں کیونکہ ماں کی صحت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ اس لئے وہ جائز ہے۔ لیکن غربت کی وجہ سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نحن نرزقکم وایاھم۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور اُن کو بھی۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان قتلھم کان خطأ کبیرا کہ یہ قتل بہت بڑا جرم ہے۔

پس جو سچے اور پکے مسلمان ہیں وہ کبھی ایسی حرکتیں نہیں کرتے۔ کبیرہ گناہ ہی نہیں، بلکہ چھوٹے گناہوں سے بھی بچتے ہیں۔ پس اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے، اُن لوگوں کو کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں، اُن کو وقت دیں، اُن کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں اُن کو جماعت کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں، اپنے گھروں میں ایسے ماحول پیدا کریں، بچوں کی نیک تربیت ہو رہی ہو، بچے معاشرے کا ایک حصہ، اچھا حصہ بن کر ملک و قوم کی ترقی میں حصہ لینے والے بن سکیں۔ اُن کی بہترین پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری بہر حال والدین پر ہے۔ پس والدین کو اپنی ترجیحات کے بجائے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ باپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ بچوں کی تربیت کا کام صرف عورتوں کا ہے اور نہ مائیں صرف یہ باپوں کی ذمہ داری ڈال سکتی ہیں۔ یہ دونوں کا کام ہے اور بچے اُن لوگوں کے ہی صحیح پرورش پاتے ہیں جن کی پرورش میں ماں اور باپ دونوں کا حصہ ہو، دونوں اہم کردار ادا کر رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 8 August 2013 Issue No.32

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کی تلاوت اور اسکے احکامات پر غور کریں اور انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

شرک سے اجتناب، والدین کی عزت واحترام، اور اولاد کی تربیت کے متعلق قرآن مجید کی عظیم الشان تعلیم کا بصیرت افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 جولائی 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ انعام آیات 152 تا 154 کی تلاوت مع ترجمہ فرمائی:

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم نازل ہونا شروع ہوا۔اس لحاظ سے قرآنِ کریم اور رمضان کے مہینے کا ایک خاص تعلق ہے،لیکن اس تعلق کا فائدہ تبھی ہے جب ہم رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے احکامات پر غور کریں اور اُن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ورنہ جس مقصد کے لئے قرآنِ کریم نازل ہوا، وہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ پس یہ رمضان جہاں ہمیں مجاہدات کی طرف توجہ دلاتا ہے، بہت سارے مجاہدات ہیں جو ظاہری طور پر ہم کرتے ہیں، کھانے پینے سے رکنا ہے اور بعض جائز کاموں سے رکنا ہے، وہاں اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ان دنوں میں جب ہم قرآنِ کریم کو سمجھنے کی طرف ایک خاص توجہ دے رہے ہیں تو پھر ان احکامات کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں تا کہ وہ سرسبز شاخیں بن جائیں جن کا آسمان سے تعلق ہوتا ہے۔ جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے، جن کی دعائیں خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ اپنے ایمان کی جڑیں مضبوط کریں، اپنے اعمال کو وہ سرسبز شاخیں بنائیں جو آسمان تک پہنچتی ہیں تا کہ ہماری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی چلی جائیں۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان میں بھی خدا تعالیٰ نے چند باتوں کی طرف، چند احکامات کی طرف توجہ دلائی ہے۔اُن احکامات میں سے چند احکامات ان دو تین آیات میں بیان ہوئے ہیں جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہیں۔تقویٰ پر چلانے والے ہیں،حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔جیسا کہ میں نے ترجمہ میں پڑھ کر سنا دیا تھا۔ہر ایک پر واضح ہو گیا ہو گا کہ کیا احکامات ہیں۔یاددہانی کیلئے دوبارہ بتا دیتا ہوں۔فرمایا کہ سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔پھر فرمایا والدین سے حسنِ سلوک کرنا انتہائی اہم چیز ہے اس کو کبھی نہ بھولو اور بدسلوکی تم پر حرام ہے۔تیسری بات یہ کہ رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ پھر یہ کہ مخفی اور ظاہر ہر قسم کی بے حیائیوں سے بچو، بلکہ اُن کے قریب بھی نہیں جانا۔ پانچویں بات یہ کہ کسی جان کو قتل نہ کرو،سوائے اس کے کہ جسے اللہ نے جائز قرار دے دیا ہو اور اُس کی بھی آگے تفصیلات ہیں کہ کس طرح جائز ہے۔ پھر فرمایا کہ یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔ ساتویں بات یہ کہ جب یہ لوگ بلوغت کو پہنچ جائیں تو اُن کے مال اُنہیں لوٹا دو۔ پھر کوئی بہانے نہ ہوں۔ آٹھویں بات یہ کہ ماپ تول میں انصاف کرو۔ پھر یہ کہ ہر حالت میں عدل سے کام لو۔کوئی عزیز داری، کوئی قرابت داری تمہیں عدل سے نہ روکے، انصاف سے نہ روکے۔ دسویں بات یہ کہ اپنے عہدوں کو پورا کرو، جو عہد تم نے کیے ہیں اُن کو پورا کرو۔اور پھر یہ کہ ہر حالت میں صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ۔

سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے، بلکہ حکم دیا کہ کبھی تم سے ایسی بات سرزد نہ ہو یہ تم پر حرام ہے کہ خدا تعالیٰ کا شریک کسی کو ٹھہراؤ۔ اُس ہستی کے ساتھ تم شریک ٹھہراؤ جو تمہارا رب ہے، جو تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔جو تمہاری دماغی، جسمانی، مادّی، روحانی صلاحیتوں کی پرورش کرنے والا ہے، جو تمام نعمتوں کو مہیا کرنے والا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شرک کی وضاحت کرتے ہوئے ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

شرک تین قسم کا ہے۔اول یہ کہ عام طور پر بت پرستی، درخت پرستی وغیرہ کی جاوے۔ یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے۔ دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے کہ فلاں کام نہ ہوتا، تو میں ہلاک ہو جاتا۔ یہ بھی شرک ہے۔تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھا جاوے۔(یعنی میں بھی کچھ کر سکتا ہوں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔تم کچھ نہیں کر سکتے، ایک مؤمن کو ہر کام کرنے سے پہلے انشاء اللہ ضرور کہنا چاہئے) فرمایا کہ موٹے شرک میں تو آج کل اس روشنی اور عقل کے زمانہ میں کوئی گرفتار نہیں ہے۔ (یعنی درختوں کی پوجا کریں یا بعض ایسے جو پہلی قسم ہے) البتّہ اس مادی ترقی کے زمانہ میں شِرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔(یعنی اسباب پر انحصار، چیزوں پر انحصار،لوگوں پر انحصار، یہ بہت زیادہ ہو گیا ہے)

پھر اللہ تعالیٰ نے جو اگلا حکم فرمایا، وہ یہ ہے کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ یہ ترتیب بھی وہ قدرتی ترتیب ہے جو انسان کی زندگی کا حصہ ہے، خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد اس دنیا میں والدین ہی ہیں جو بچوں کی پرورش اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں، غریب سے غریب والدین بھی اپنے دائرے میں یہ بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ اُن کے بچوں کی صحیح پرورش ہو، اس کے لیے وہ بے شمار قربانیاں بھی کرتے ہیں۔ پس فرمایا کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔

ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا○

(بنی اسرائیل:۲۴)

یعنی تمہارے رب نے یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ **وقل لهما قولا کریما**۔یعنی تمہارے رب نے یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔اگر اُن میں سے کسی ایک پر یا اُن دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے تو اُنہیں اُن کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہو اور نہ اُنہیں جھڑکو اور اُن سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔

پس یہ وہ مقام ہے جو والدین کا ہے جسے ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’مٹی میں ملے اُس کی ناک، مٹی میں ملے اُس کی ناک۔ یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ دہرائے۔ یعنی ایسا شخص بدقسمت اور قابل مذمت ہے۔صحابہ نے پوچھا کہ کونسا وہ شخص ہے۔آپ نے فرمایا، وہ شخص جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر اُن کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔‘‘

پھر اگلا حکم جو ہے ان آیات میں ، اُس میں فرمایا کہ **ولا تقتلوا اولادکم من املاق** رزق کی تنگی کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔اس کے بھی کئی معنی ہیں۔ یہاں قرآنِ کریم کے احکام کی ایک اور خوبصورتی بھی واضح ہوتی ہے۔کہ پہلے اولاد کو کہا کہ تم نے والدین کی خدمت کرنی ہے، اُن سے احسان کا سلوک کرنا ہے، اُن کی کسی بات پر بھی اُف نہیں کرنا۔ انسان کو اعتراض تو اُسی صورت میں ہوتا ہے جب کوئی بات بری لگے، تو فرمایا کہ کوئی بات والدین کی بری بھی لگے، تب بھی تم نے جواب نہیں دینا بلکہ اس کے مقابلے پر بھی تمہاری طرف سے رحم اور اطاعت کا اظہار ہونا چاہئے۔ اب والدین کو حکم ہے کہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرو۔کوئی امر اس تربیت میں مانع نہ ہو۔غربت بھی اس میں حائل نہ ہو۔ پس یہ والدین پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا ایسا خیال رکھو کہ وہ روحانی اور اخلاقی لحاظ سے مردہ نہ ہو جائیں۔ اُن کی صحت کی طرف توجہ نہ دے کر اُنہیں قتل نہ کرو۔بعض ناجائز بچتیں کر کے اُن کی صحت برباد نہ کرو۔

پس ماں باپ کو جب ربوبیت کا مقام دیا گیا ہے تو بچوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اُن پر فرض کیا گیا ہے۔ بچوں کو معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ماں باپ پر فرض کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہ کیا جائے تو یہ اولاد کے قتل کے مترادف ہے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ وڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان